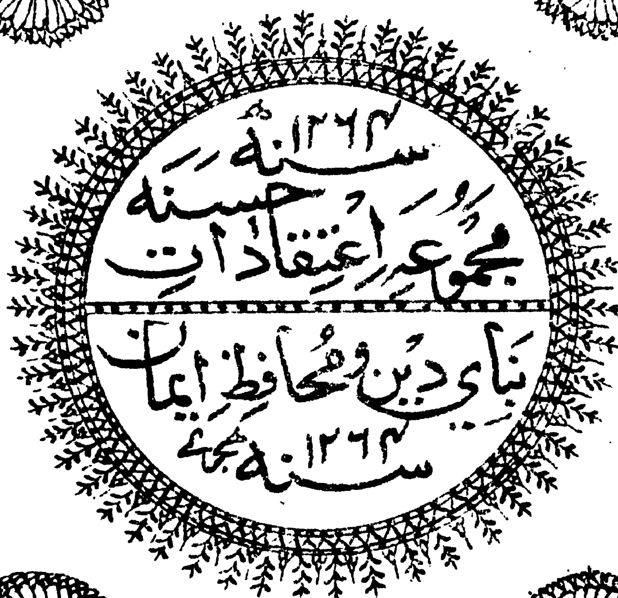
وما یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم



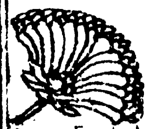



مجموعۂ اعتقادات حسنہ

سنه ۱۲۶۴

بنای دین و محافظ ایمان

سنه ۱۲۶۴ ہجری




مطبع جعفریہ میں باہتمام محمد ہادی علی خان صاحب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیچھی حمد و ثناے بے انتہاے خداے یکتاے بے ہمتا کے اور صلوٰۃ وسلام بے منتہاے نبی افضل الانبیا
مسند نشین قاب قوسین او ادنی صاحب یٰسین وطٰہٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ
الذین سراج الہدی اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا سیما علی ابن عمہ و وصیہ وخلیفتہ بلا فصل
افضل الاوصیا کہ تاز مید اث خطاب انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ باب مدینۃ العلم قاسم سقر وطوبیٰ
شہسوار معرکہ لافتی مولینا و مولی الکونین شہسوار بدر وحنین اسد اللہ الغالب مولائی علی ابن ابیطالب ع
الہادی المرتضی والمعصومۃ الطاہرہ سیدۃ نساء العالم فخر حوا و مریم شفیعہ روز جزا سیدتنا ومولیتنا فاطمۃ الزہرا
البتول العذرا وجمیع الائمۃ خلفاء الہدات سفینتہم سفینۃ النجا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین واصحاب
المہدیین غیر مرتدین علی اعقابہم واموالی الذین اتبعوا الہدی خادم الطلبا تراب اقدام مومنین موالی
المتمسک بثقلین المتوسل بالحسنین ابن محمد العبد الراجی حسین صانہما اللہ عن کل الشین غفر لہما ولوالدیہما وحشرہم
جمیعہم فی اتباع الثقلین خدمت میں طالبان علم ایمان کے ملتمس ہے ای برادران ایمانی کان رکھکے
سنو اور دل سے متوجہ ہو کہ ہر شخص پر سیکھنا اعتقادات دین حقہ جعفریہ کا فرض اور لازم ہی سو چونکہ اکثر برادران
زمان اصول ضروری عقاید سے بے بہرہ اور بے خبر محض ہیں اور سبب اسکا بادی النظر میں اور نفس الامر میں
بھی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت لوگ تو باوصف استطاعت و فراغت کے محض شامت نفس سے طرف تحصیل و
تعلم اس علم ضروری کے اصلا متوجہ نہیں اور بہتیرے فکر معاش سے فارغ نہیں کہ اسطرف متوجہ ہوں

ہو وین آور بیشتر جو پڑہی لکہی ہین وہ بہی علم دین والیان سے بہ نصیب بے بہرہ رہتے ہین اور
وقت عزیز کو امر دین مین صرف کرنا صرف اسراف و بے مصرف جانتے ہین اور دنیا طلبی مین غرق آب
ہین اور چونکہ بیشتر کتب اور رسایل عربی اور فارسی مین ہین تو بیچارے عوام بے استعداد لوگ اصول عقاید
ضروریہ و فرضیہ سے نابلد محض رہتے ہین اور بعض بعض دنیا طلب جاہ خواہ تعلی دوست صرف چار حرف
صرف و نحو یا منطق و معانی کے پڑہی ہوے بحسب ظاہر جو حلیہ علم سے آراستہ ہین وہ بہی علم دین سے بے خبر اکثر
دنیا اور جاہ و منصب مین بجان و دل حاضر اور اظہار فضل و تعلی کے لئے علوم دینیہ مین دخل دیتے ہین
اور جو کچہہ خبر بہی رکہتے ہین تو بسبب اغوای شیطانی اور شہوات نفسانیکے اظہار مسطورہ کے لئی اصول عقاید
مین خبط و تحریف اور مسخ و فسخ کو راہ دیتے ہین حتی کہ احادیث صحیحہ و متواترہ سے یا بسبب جہل و نادانی
کے یا بسبب علت نفسانیکے انکار کر جاتے ہین اور عوام بیچارے دہوکے مین پڑتے ہین اور علاوہ اسکی چونکہ
بعض بعض فرقہ شیعہ کے ایسے بہی ہین کہ وہ اپنے تئین شیعہ کہتے ہین لیکن وہ اصول اور ضروریات عقاید
شیعہ اثنا عشریہ سے در حقیقت مخالف ہین اور ضرورت معجزات و فضایل ائمہ سے منکر ہین جیسیکہ زیدیہ وغیرہ
اور بعضے ایسے ہین کہ زیادہ حد اعتدال سے ائمہ کو خیال کرتے ہین جیسے غلات اور مفوضہ وغیرہا اور نام
اپنا سب شیعہ ظاہر کرتے ہین لیکن حقیقت مین سب مخالف اور دشمن ہین اثنا عشریہ کے تو بہتیرے عوام کالانعام
مشہور ہین بیچارے اثنا عشریہ بہی جو اصل اصول اور علم و عقل سے جاہل اور بے بہرہ ہین جس عالم کو ظاہر مین ملقب
بشیعہ دیکہتے ہین اوسکی کہنے سے عالم جانکر بڑا عمامہ دیکہکر گمراہی اور گمراہی مین پا در گل رہتے ہین یعنے بحسب
ظاہر پڑہا لکہا سمجہکر اوسکے قول و فعل کو پتہر کی لکیر جانتے ہین اور چاہ ہلاکت مین گرتے ہین — واضح ہو کہ
نفس الامر مین فرقہ حقہ ناجیہ مبشرہ بنجات فرقہ امامیہ اثنا عشریہ ہی لیکن اسمین بہی یاد رہے کہ ایک گروہ مدعی
اخبار بنام نہاد اخباری بقول اہل ہند مثل ایک لونڈے کے جینے کے اوٹہ کہڑے ہوئی ہی اگرچہ دعوی زبانی
اونکا کمال طمطراق سے عمل اتباع اہلبیت پر ہے لیکن نفس الامر مین مثل صدای دہل محض بے اصل ہی کیونکہ کتب
اور تفقہ وغیرہ مراتب مین وہ سراسر مخالف ہین ائمہ اور قرآن کے بلکہ فرقہ ناجیہ اسمین گروہ اصولیین ہے

کہ بمفاد مضمون ہدایت بنیاد انی تارکم فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی

باسرہا وتمامہا عامل ہین بموجب ہدایت قرآن کے بہی اور ارشاد عترت کے بہی جو بموجب ارشاد ثقلین تقلید
اور پیروی کرتے ہین عالم اجل فقیہہ اکمل صاحب ورع وعدالت بری از دخل انفس زمان اوحد مین اونکے
کے سوا اوس تقلید کرنیوالے کو مقلد کہتے ہین اور اس فقیہہ کو مجتہد اگرچہ گفتگو اوسکی کتب اصول
مین بہت بسط وتفصیل سے ہی کہ اگر اس جگہ اُسے تعرض کا حقہ کیا جاوے تو مقدمہ طول کہینچا ہی اسلئے مختصراً
بطریق تطفل مشتے نمونہ از خروار اس جگہ اتنا بس ہے کہ تقلید عالم فقیہہ اور جواز رجوع اسکی طرف بموجب
آیات قرآنی مثل آیہ وافی ہدایہ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا
قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون اور اخبار واحادیث متواترہ ائمہ کہ کتب احادیث ائمہ دین سے
بہری پڑی ہین کالشمس فی وسط النہار روشن اور آشکار ہے جو کہ اپنے محل پر بتفصیل مذکور ہے حقیر
بمضمون مختصر یہان اس اشارہ پر اکتفا کرتا ہے کہ تمام مدار کار اہل اخبار کا اور بڑی طمطراق اپنا فی مثل
صدائے اہل خالی الاصل کے اس پر ہی کہ ہم بڑے احتیاط شعار ہین کہ ظن اور قیاس کو دخل نہین دیتے جو خبر ائمہ سے
پونہچی ہے اوسپر عمل کرتے ہین تو عمل ہمارا قول معصوم پر ہے اور بمجرد سماعت لفظ ظن وقیاس لوگونکو نام
قیاس حنفی متنفر دلاتے ہین اور عوام بے علم اس سے متوحش ہوتے ہین لیکن کچہ تہوڑا پڑہا لکہا بہی آدمی اگر
کتب فقہیہ حنفیہ کے اور اخباریونکے اور کتب اصول وفقہ اصولیین کے بہی دیکہے تو ادنی غور وتامل سے
واضح ہو جاوے کہ قیاس حنفی پر قیاس کرنا قیاس اصول کا محض خیال باطل اور قیاس مختل الاساس قیاس
اول من قاس سے ہی کیونکہ قیاس اصولیین قیاس منصوص العلۃ ہے یا قیاس با دلویہ کہ مرجع اور مآل اوسکا
طرف نص کے ہی یا تنقیح المناط کہ علم ساتہ علت کے قرینوں سے یا تتبع سے نصوص کے ہم پونہچے کہ یہ معقول
فرلقین ہے بلکہ اخباری بہی اسے مانتے ہین اور قیاس حنفی جو ہے تو اصل بنا اوسکی اجراء حکم احد المتساوین
پر ہے کہ انجام کو مال اوسکا باستنباط علت مشترکہ ظنیہ ہی سو باتفاق علماء شیعہ باطل ہے معاذ اللہ
ہرگز اصولی اوسکے قایل نہین اور شیخ یوسف بحرانی وغیرہ اخباریون نے خود اعتراف ظنیت احکام کیا ہے
اور جزئیات مسایل مین اونکی تمام کتابون مین اختلاف مسایل بسبب اختلاف فہام اور ظنیت کے کالشمس
فی وسط النہار روشن ہی اور وہ اختلاف صاف ظاہر کرتا ہے انکے اختیار کرنیکو اپنے ظن وقیاس کے

کے جو اصولیین کے ہان پاؤگے جس سے یہہ زبانی تحاشا ظاہر کرتے ہین تماشا یہہ ہی کہ انکی کتابین بہری پڑی ہین جو چاہے دیکہہ لے اصل یہہ ہے کہ قیاس ممنوع و مذموم وہ ہی کہ علت حکم اوسمین منصوص ہووے اور نہ قطعی ہووے اور نہ دلالت تنبیہ وفحوائے نص سے مستفاد ہو الحاصل کہ نفس الامر مین اجتہاد ہی استنباط احکام عمومات قرآن وحدیث اور ترجیح ادلہ متعارضہ شرعیہ سے نہ قیاس و استحسان حنفی کہ وہان بنا اجراے حکم نص نہین ہی بلکہ قیاس احد المتساوین ہین بلکہ وہان قیاس سے حدیثین معاذ اللہ رد کی جاتی ہین اور یہان حقیقۃ مین علت حکم نص ہوتی ہی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا تو اصولیین کو کہ مذہب حقہ ناجیہ سے باتباع ثقلین ہین ملقب تابعین قیاس حنفی یا دکرنا نیچے مرتکبان منہی عنہا آیہ ولاتنابزو بالالقاب کے داخل ہونا ہے اب عقل فہیم نظر غور سے دیکہیے کہ تمام ظن و قیاس ممنوع وگناہ نہین بلکہ بعض ایسے ظن ہین چنانچہ قرآن مین موجود ہی ان بعض الظن اثم تو صریح ظاہر ہی کہ جو ظن مخالف نص ہو وہ ممنوع ہی اور جسکی کہ علت خود نص ہو یا مرجع و مآل جسکا نص ہو وہ اس بعض مین نہین بلکہ وہ وہ بعض ہی کہ جو مشروع ہی یعنے موافق نص کے ہی۔ بہتیرے اخبار ہین کہ آپسمین متعارض ہین اخباری صاحب ارشاد فرماوین کہ دونو مین کس پر عمل کرینگے اور جو تطبیق ظاہر قرآن اور طرح اور تعلیلات و رجحان اور صحت وغیر صحت وغیرہ کسی بات کو کام فرماوینگے تو یقین سب جگہ کہان سے لائینگے بجز ظن کے تو پہر تحاشی وگریز اجتہاد سے محض فضیحت پہیلانی ہی چنانچہ آنکہین کہول کر دیکہین کہ محدث کاشانی بڑی بصیرا اونکی درباب ماہ رمضان مسئلہ محل اشکال لکہہ کر کسطرح دست و پا گم کر گئے اور آخر کو ٹٹولتے ٹٹولتے ظن وضع خبر پکار اوٹہی وقس علی ہذا صدہا حدیثین متعارضہ مین کہ وہان توفیق اور تاویل یا طرح یا تحقیق کے لئے عالم اکمل مصرحہ صدر ضرور ہے جبکہ خبار یا احادیث بصیر فرماتے ہین تو پہر وہ اجتہاد نہین تو کیا چیز ہے جناب قبلہ وکعبہ حضرت مجتہد العصر دام برکاتہ نے اپنی بعضی تصنیفات مین بہت بسط و تفصیل سے اس مقام پر لکہا ہی المختصر ظاہر ہے کہ بعد زمان غیبت امام کے از بس ہویدا ہی کہ یوما فیوما مخالفین اور موالفین مین شبہات تازہ نمایان ہوتی رہی ہین اور ہوتے ہین اگر صرف نصوص ماثورہ پر حصر و تقصیر ہو تو دفع شبہات معترضین و منافقین مسدود ہو جاتا اور بیشک نصرت دین مبین موقوف ہو جاتی اور رستے دین مین پیدا ہووے بسا اوقات اصحاب ائمہ سے جو مناظرات مخالفین سے پیش آتے ہین اور

اصحاب ایمہ نے باستنباط اور دلایل واضحہ اصول مستنبطہ نصوص با وکانیا نہ جواب دیے ہین اور قایل کیا
ہی تو ایمہ ع کسقدر راضی اور مسرور ہوے ہین اور اونکو تحسین وآفرین فرمائی ہی اخباریصاحب سرگذشت ہشام
وغیرہ کتب اخبار مین ملاحظ فرماوین چونکہ وہ موسوم باخباری اور مدعی عمل ہین اخبار کے تو ایسی خبرون سے
کیون بیخبر ہین اخباریصاحب اس خبر کو نہین ملاحظہ فرماتے کہ حضرت امام علی نقی ع ارشاد فرماتے ہین کہ
اگر علماے دین بعد غیبت امام حجۃ اللہ قایم آل محمد کے نہ موجود ہوتے جو کہ دعوت کرتے ہین اور دلالت کرتے ہین
لوگونکو طرف امام ع کے یا طرف خدا کے اور دور کرتے مین شبہات کو اوسکے دین سے ساتہہ حجت ہاے خدا کی اور
نجات دیتے ہین ضعیف بندگان خدا کو شیطان اور اوسکی سرکش اتباع کے جالون سے اور نواصب کے جالون سے
توہرائمہ کوئی باقی نہین رہتا مگر یہہ کہ دین خدا سے برگشتہ ہوجاتا لیکن علماے ضعفاے شیعہ کے دلونکی باگین
مستحکم پکڑے ہین کہ حق سے روگردان نہووین جیسے کہ صاحب کشتی کا سکان کشتی کی حفاظت کرتا ہی اور یہہ عالم
خدا تعالی کے نزدیک افضل ہین سب سے انتہی ترجمۃ ما اردناہ علاوہ اسکی اخباری ایک ذرا گریبان
مین سونہہ توڈالین بڑے شیخ محدث شیخ یوسف بحرانی سرگردہ انکے خود اپنے اخباریون کے صفات
جمیلہ مین جو لکہتے ہین اوس سے کیا حال ظاہر ہوتا ہے یعنے لکہتا ہی کہ بعضے اخباری فرماتے ہین کہ قرآن
بغیر تفسیر ایمہ کے ہرگز کسیکے فہم مین نہین آتا حتی کہ مثل قل ہو اللہ احد اور بعضے کہتے ہین کہ سب فہم مین
آتا ہے یہان تک کہ مشکلات ومبہمات بہی تو گویا دعوی مشارکت کا ایمہ ع سے ہوا العیاذ باللہ حقیر
ایک مختصر تقریر لکہتا ہی مجہی اخباریصاحب معاف کرین اور غیظ وغضب کو کام نفرماوین اول تو آیت
اذا تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول الایہ قرآن مین ملاحظہ فرماوین یعنے
حق تعالی فرماتا ہی جسوقت کہ جہگڑا کرو تم بیچ کسی شے کے تو رد کرو تم اوسے طرف خدا اور رسول ص یعنے
قرآن اور حدیث رسول ص کے دوسرے مہربانی کرکے نظر براد عا اور پاس دعوی عمل اخبار احادیث ایمہ ع
ملاحظہ فرماوین کہ آغا امام جعفر صادق ع سے جو ابن یعفور رض نے سوال کیا تو آپنے کیا جواب دیا یعنے وہی
صاف یہی ارشاد ہی کہ جب کوئی حدیث سنو تو اوسے رد کرو طرف کتاب خدا کے تا آخر حدیث اور بلکہ
اس مضمون کے اخبار کثیرہ ہین کہ ذکر اون سب کا اس جگہ باعث تطویل ہی پہر آپ غور کرین اخباریصاحب تو

اگر قرآن بے تفسیر ائمہ کسیکے سمجھہ مین نہین آتا تو پہر ارشاد خدا و رسول یعنے حکم ردّ و عرض بطرف
قرآن یعنے چہ اور اگر تمام سمجھہ سکتے ہین تو معانی مقطعات اور متشابہات اور مجملات بے ارشاد کئی ہوے
رسول و امامؑ کے ارشاد فرماوین لیکن اخبار جو کہ منع تفسیر مین انہین معاسون کے لئے ہین خاطر مبارک سے
محو فرماوین نہین تو پہر تارک اخبار بلکہ تارک ثقلین اور خارق اجماع ہونگی تعجب کی بات ہے کہ اخباریان جب
غور نہین کرتے کہ کلام بعضے عقلا اور علماء کمل کے جو لوگ اونسے کم رتبہ مین ہوتے ہین سارے سمجھہ نہین سکتے چنانچہ
اکثر حواشی اور شروح سے بہتیری متنون کے ظاہر ہے اور پہر بہی تعلّم ہر شخص کا اپنے اعلی علم سے ہویدا تو
معاریض کلام اخبار ائمہؑ کا یہہ رتبہ کہ چار کتابین صرف و نحو وغیرہ یا زیادہ پڑہ کے عالم اور عامل اخبار
بنجا سکتے ہین اور رجوع عالم اکمل کیطرف احتیاج بعنوان ہذا الشی عجاب اور بعضے اخباریان جب جو چار طرف سعی کیے دے
ہو نفسپرست و پاچہ ہوے ہین تو ایک رستہ ہیچ کا ظاہر کرنے لگے ہین اور تماشا یہہ ہے کہ انجام کو خود انکی
کتب فقہیہ مین بہتیرے مسایل اصول پائے جاتے ہین چنانچہ مفاتیح اور حدایق اور درر نجفیہ دیکھنے سے واضح
ہے غرض دعوی انکا نفس الامر مین صرف اخبار پر محض سخن آرائی اور یہ ورش سخن ہے انکی محققین بہی بمقتضاے
فہم تحقیق و تدقیق کو کام فرماتے ہین اور عوام اونکی طرف رجوع کرتے ہین اگرچہ لفظ اجتہاد و تقلید سے بسبب
نفسانیت و تعصب کے متنفر و پرہیز ہے شعور بجاے مقلد یہ مستبصر اور بجاے مجتہد بصیر تعبیر کرتے ہین تو درحقیقت دعو
انکا عمل اخبار پر بانکار تقلید و رجوع بطرف عالم اعلم محض اصل حرف زبانی و نفسانی ہے بلکہ سراسر
بیخبری ہی اخبار ائمہؑ اطہار سے کیونکہ اپنے بصیر کیطرف یہہ بہی رجوع کرتے ہین اور تماشا تعصب و نفسانیت
یہہ ہے کہ اس بے اصلی پر ارباب اصول سے جہگڑتے ہین حتی کہ بعضے اغواے شیطانی سے علماے نامدار نا
مناسب قائم ائمہ اطہار کو بدکلامی سے یاد کرتے ہین چنانچہ تحریرات صاحب فوائد مدنیہ کو جو شخص دیکہے تو ہویدا
ہوتا ہے کہ خود فاضل بحرانی تک جو کہ انکے اہل نحلہ سے ہین اوسکی ملامت مین زبان کشا ہوے ہین بالجملہ
اتنا خیال کرنا چاہیے کہ بعد غیبت امامؑ کے جو دقتین اور مشکلین بسبب اختلاف روایات اور مخالفت فہم
اور آپ برا پایا خاص و عام کے پیش آئین اور آتی ہین تو عقلاً اور نقلاً اونکے لئے واضح ہے کہ تکمیل
علم اور امعان نظر اور استنباط مسایل احکام قرآن و حدیث ضرور ہے اور یہہ بات ہر کس و ناکس کے

لئی نہین بلکہ ہر ایک کو متعذر ہے تو یہہ بات مخصوص ایسے عالم کے لئے ہی ہے جو کہ فہم و ادراک صحیح اور ذہن سلیم
اور راے مستقیم رکہتا ہو اور ریاضت علمی کہینچی ہو اور نکات اور دقایق حدیث و تفاسیر کو سمجہے اور
ہر علم پر جو کہ اسکی لئے ضرور ہے دخل اور اطلاع اور قوت رکہتا ہو اور مواضعات دلالت لفظیہ
و معنویہ کو جانتا ہو اور حالات رجال اور صحیح و سقیم حدیث اور وجوہ اشتباہات اور اغلاط اور تفاسیر
مخالف و مولف اور استعمال مطلق و مقید اور عام و خاص اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ اور رفع تعارض
روایات پر بصیرت تام رکہتا ہو اور اہتمام رکہی معرفت احکام مین اور مواد تعصب اور ضد و کد اور سہل انگاری
اور حب جاہ و ریاست سے منزہ ہو اور خالصۃً للہ مسایل مین تامل کامل کرے اور علاوہ ان سب باتون
کے قوت قدسیہ کہ عبارت طبع وقاد اور ذہن نقاد سے ہی بہی حاصل ہو اور جو کچہہ مفہوم ہووے بہ
رعایت خالصۃً لوجہ اللہ باتباع سید المرسلین ص اور مولای مومنین ع اور ائمہ طاہرین ع کے اوسپر عمل اور
حکم کرے پس ایسا شخص مجتہد ہی اور چونکہ یہہ رتبہ ہر شخص کو میسر نہین تو چاہیے کہ تقلید کیجاوے
ایسے شخص کی جو ان صفات سی متصف ہووے اور یہہ بات ہر کس و ناکس کے لئی جو صرف چار پانچ کتابون
کے ساتہہ لئی پہرے اور دعوی کرنے لگے اسکا کہ میری تقلید کرو نہین حاصل ہو سکتی جب تک کہ فضلاے
دیار و امصار اور متدین علماے اخیار اہل اعتبار اسکا اقرار نہ کرین اور جب تک کہ اپنی علماے زمان اور
فضلای عصر پر فایق ہووے اور تارک منہیات ہووے بلکہ اگر کوئی شخص مرتبہ علم و کمال سے بہرہ بہی
رکہتا ہو لیکن فسق ظاہر شعار رکہتا ہو یعنی حلف دروغ اور کذب بی فروغ وغیرہ کا خود مرتکب ہوتا
ہو یا ریاکار یا معین فساق و فجار ہو یا صاحب ضد و کد اور صاحب حسد اور متعصب اور منازع حطام
دنیاوی ہو بالجملہ مرتکب صفات قبیحہ و ممنوعہ کا ہووے تو با وصف کمال علمی کے بہی اوسکی قول پر اعتماد نہین
چاہیے چنانچہ حضرت امام حسن عسکری ع امام یازدہم سے حدیث طویل منقول ہی ملخص اوسکا یہہ ہی فرمایا کہ عوام
امت ہمارے جسوقت جانین اپنے علما و فقہا سے کہ فسق کرتے ہین اور ضد اور تعصب شدید رکہتے ہین اور چہوٹے
جہوٹے کہینے باتو نپر دنیا کے اور حرام باتو نپر دنیا کے نزاع و جدال اور جہگڑا کرتے ہین اور اعزاز و اکرام
کرتے ہین اپنی اون دوستونکی لئے جو ذلیل و خوار قابل ذلت و خواری کے ہین اور ذلت و اہانت
بے نیچہ

چاہتے ہین اونکے جو اونکو بُرا کہتے ہین اگرچہ قابلِ اعزاز و اکرام ہوویں تو تقلید ایسی علما کی کرنی مانند طایفۂ یہود کے ہونا ہی کہ پروردگار عالم نے مذمّت کی ہی ایسونکی تقلید سے اور جب فقہا اپنے نفس کے صیانت کرنے مین ضدا اور ہوا اور طمع سے دنیا کی اور حفاظت کرتے ہین دینِ خدا کی اور مخالفت کرتے ہین ہوائے نفس سے اور تابعداری کرتے ہین حکم کی اپنے مولی کے تو عوام کو چاہیے کہ اونکی تقلید کرین اور یہہ بات نہین ہوتی سب علمای شیعہ ہین بلکہ بعض ہین کما صرّح بہ مجتہدنا دام برکاتہ ایضاً فی بعض تصنیفاتہ وقس علی ہذا احادیث موسی بن بکر اور ابی بصیر اور زرارہ اور ابی ایوب وغیرہم کہ صاحب بصائر الدرجات اور صاحب کافی و تہذیب حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر الصادقؑ سے لکہتے ہین اور مراسلات آغا امام حسن عسکریؑ متواتر ہین واسطی اصحاب اور اونکی کہ صاف ہدایت کرتے ہین واسطی جواز حکم استنباط کے عموم سے کما صرح بہ مولینا غفران مآب فی اساس الاصول تغمدہ اللہ بغفرانہ وحشرہ مع جدہ الرسول المقبول بالجملہ تقلید علمای موصوفہ بتصریحِ صدرِ حدیث مسطورہ عوام امت کو لازم اور واجب ہے بموجب قرآن و اخبار ائمہؑ کے اب عقیل فہیم پر بخوبی واضح ہوگا کہ اخبار بصاحب صحیح مطابق مثلِ مذکورۂ ہندی کے مثل ایک لوند کے ہینے کے ہین یا نہین **تنبیہ** ہمارے عصر کے بعض بعض طلبہ و کم بضاعت مدعیانِ علمِ اصول مظہرانِ ظاہری تقلید یہی دس پانچ کتابین صرف و نحو منطق و معانی اور دو چار جتنین فقہ و اصول کی پڑہی ہوے خواہانِ نقلی و جاہ اس قسم کے دنیا طلب ہین کہ چونکہ تقلید مجتہد کو اکثر عوام کالانعام بے علم جو کہ بذات خود کچہ بہلا بُرا نہین جانتے اور نہ اخبار و اصول سے خبر رکہتے ہین لیکن البتہ بزرگونسے تقلید مجتہد بہتر سنتے آتی ہین سو اس جہت کر بیشک مستحسن جانتے ہین تو یہہ دنیا طلب کذابہ بنام مجتہد العصر دام برکاتہ اکثر عامیونکو دہوکا دیکر بداد دہی اوصاف ابن خراب و ابو الخطاب اپنی ہوائے نفس کے موافق کذابی کو کام فرماتے ہین اور باغوا و اضلال بیچارے ناواقفون کو چاہ ضلالت و ہلاکت مین ڈالتے ہین اور اظہار علم اور دعوی عدل اور ادعائے زہد و تقوی صرف واسطی تحصیل زر اور حصول عزت و جاہ کے ہی کیونکہ انجام کار غور سے دیکہو تو خفیہ العیاذ باللہ وہ حال ہی کہ کسی مومن متدین کو خدا نصیب کرے باطن مین امورات محظورہ و منہیہ کے مرتکب اور ملوث اور ظاہر مین وعظ و نصیحت اور ہر کلام پہ قال اللہ و قال الرسول لیکن مآل کو بُرے بات کا بُرا ہی انجام ہی آخر کو اصل حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے نفس الامر مین یہہ شعر کسی اوستاد کا گویا ہی

حضرات جیسونکے حق مین ہوا ہی واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر مے کنند چون بخلوت می روند آن کار
دیگر می کنند اور شیخ اجل عالم اکمل شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے اپنے سوانح حج مین ایسی ہی بیلے مانسونکی حق مین
فرماتے ہین نفس الامر مین یہہ ایسی ہی خواہان جاہ کے لئے زیبا ہین اور مطابق و موافق **ابیات**

نان و حلوا چیست ای شوریدہ سر سعی خود را شمردن بہر زر دعوی ہا از برای عز و جاہ لاف تقوی از پی تعظیم شاہ
تو نہ پنداری کزین لاف دروغ ہرگز افتد نان تلبیس بدروغ خوره بینانند در عالم بسی واقفند از کار و بار ہر کسی
زیر کانند از یسار و از یمین از پی رد و قبول اندر کمین با ہمہ خود بینی و کبر و منی لاف تقوی و عدالت میزنی
بستہ ای کار تو در لیل و نہار سعی در تحصیل جاہ و اعتبار دین فروشی از پی نان حرام مکر و حیلہ بہر تسخیر عوام
خوردن مال یتیمان از زرق و شید گاہ خبث عمرو گاہی خبث زید از برون طعنہ زنی بر بایزید وز درون ننگ می آرد یزید
دین عدالت با وجود این صفات ہست دایم برقرار و بر ثبات بر سرش داخل نگردد لا و لیس این عدالت ہست کوہ بوقبیس
می نیاید اختلال از ہیچ چیز چون وضوی محکم بی بی تمیز بود در شہری ہری بیوہ زنی کہنہ رندی حیلہ سازی پرفنی
نام او بی بی تمیز خالدار در نمازش بود رغبت بیشمار با وضوی صبح خفتن میگذارد نامرادان را بسی دادی مراد
کم شدی خالی دو اینش از قلم بر مراد ہر کسی میزد رقم رحلہا مرفوعة للفاعلین بابہا مفتوحة للداخلین
ہر کہ رفتی پیش او بہر دعا او بجا ہست بر سیدی پشت پا در ہمسایہ ای او باشی و رنود دایما طاحونہ اش در گرد بود
از تہ ہر کس کہ بیچے نباز میشد فی الحال مشغول نماز گفت با او رندی کای نیک زن حیرتی دارم ازین کار تو من
زین جنابت ہای پی در پی کہ ہست ہیچ ناید در وضوی تو شکست نیت آداب این محکم وضو یک رہ از روی کرم با من بگو
این وضو از سنگ رہ قایم تراست این وضو بود و سد اسکندر ست اسلئے ہیچ میرزنے نظر بر فایدۂ تام اور ہدایت خاص و عام
بامید اقتراف حسنہ اور احیای دین ایمہ طاہرہ علیہم السلام بموجب تصریحات مصنفات جناب فاضل اجل شیخ اکمل ابو جعفر
علیہ الرحمہ اور جناب اخوند صاحب تغمدہا اللہ بغفرانہ اور جناب ملا ابو الفتح الحسینی رحمہ اللہ وغیرہم اور اور
کتب احادیث وغیرہا کے موافق اکثر اور احادیث مرویہ خاص علمائے امامیہ اثنا عشریہ رضوان اللہ کے
جو کہ عربی اور فارسی مین ہین صاف شفاف ساتھ توضیحات و تصریحات اور فواید و تنبیہات ضروریہ کے زبان
اردو مین عام فہم لکہے کہ تہوڑے حرف شناس اور کم علم شہری اور بیرونجاتی گانوگنوی کے بہی فایدہ اوٹہاوین اور

اور مقصود حاصل کر سکیں اور تلبیس و تدلیس میں کسیلئے اہتمام مصرحہ بالا سے جادۂ مستقیم سے قدم باہر نہ رکھیں اور
وادی ہلاکت سے محفوظ رہیں امید ہی ہر قاری و سامع سے کہ بموجب ارشاد ہدایت بنیاد وصی رسول حضرت ذو الجلال
لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال بگوش ہوش سنیں اور بچشم دل دیکھیں اور در صورت
سہو و خطا کہ لازمہ انسانی ہی اس سے خطا کار کو بدعائے خیر یاد فرماویں اور نام اس رسالہ کا تائید غیبی مجموعہ عقائد حقہ
جسمیں تاریخ بہی حاصل ہی مقرر ہوا یعنے ۱۲۶۴ ہجری اور ایک نام تاریخی اسم با مسمی یہہ بہی ہی یعنے بنائے دین و محافظ ایمان ۱۲۶۴
اب میں شروع کرتا ہوں اصل مقصود کو واللہ ولی التوفیق و ہو حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

باب پہلا

بیچ بیان اعتقادات مذہب حقہ اثنا عشریہ کے توحید میں شیخ ابو جعفر وغیرہ علما ہمارے رضوان اللہ فرماتے ہیں کہ اعتقاد ہمارا درباب توحید یہہ ہے کہ ذات واجب الوجود یعنی اللہ پاک پروردگار
وہ ہے کہ اپنے وجود میں احتیاج طرف غیر کے نہیں رکہتا ازلی یعنے ہمیشہ سے ہی اور ابدی یعنے ہمیشہ
رہیگا نہ اوسکی ابتدا ہی نہ انتہا نہ اوسکی ساتہہ شریک کبہی تہا نہ ہی نہ ہوگا سب کو اوسنے پیدا کیا وہ یکتا و یگانہ ہے
ہی ذات اور صفات میں وہ اکیلا اور ایک ہی نہ مثل عدد کے معاذ اللہ جسکے بعد دو تین وغیرہ ہوں بلکہ وہ یکہ
و تنہا لا ثانی و لا شریک بے مثل و بے مانند بے نظیر بے سہیم بے ضد بے عدیل ہے کیا ذات میں کیا صفات میں
یعنے جیسے ذات میں محتاج کسی صانع کا نہیں اور مرکب نہیں اجزائے ظاہری سے نہ باطنی سے نہ خارجی سے نہ عقلی سے
نہ ذہنی وغیرہ کسی طرح سے نہ منقسم ہووے بلکہ خود بالذات قایم اور موجود ہے ایسی ہی صفات میں بہی بے مثل و
بے عدیل ہی کوئی شریک و سہیم نہیں رکہتا بیچ عدم احتیاج کے ساتہہ دوسری چیز کے یعنے بیچ صفات کمال کے بہی مثل ذات کے
کوئی موجود مثل اوسکی نہیں یعنے سوا اوسکے جتنی مخلوق ہے وہ صفات میں محتاج ہی دوسری چیز کی بلکہ صفات ذاتی حضرت
باری تعالے شانہ عین ذات ہی وہ بغیر حس کرنیکے ساتہہ کسی چیز کے سنتا ہی اور دیکہتا ہی یعنے وہ سنتا ہی اور دیکہتا ہی بغیر
اسکی کہ معاذ اللہ سوراخ ہوں کانوں کے یا کان یا دماغ یا آنکہہ وغیرہ کوئی چیز جیسے کہ سب مخلوقات میں ہوتے
ہیں تو وہ محتاج میں اونکی اور پروردگار ہمارا قادر ہے بے مثل و بے ہمتا کہ بغیر آنکہہ کان کے سب چیز اوسپر ظاہر
ہویدا ہے اور صانع ہے اور خالق ہے سب مخلوقات کا بغیر اسکے کہ اوسکی ہاتہہ پاؤں یا کوئی عضو ہو برخلاف
سنیوں مثل حنبلیوں اور صوفیہ وغیرہ کے اور وہ حکیم ہے یعنے جو کام اوسکا ہے خبرادار نیک ہی اور شر

اور بدی اور کسی قبیح امر کا کبھی مرتکب نہین اور نہ راضی ہے اون سے برخلاف سنیون کے کہ وہ خیر اور شر اور قبائح اور بری
باتونکا مرتکب بہی معاذ اللہ اوسیکو جانتے ہین اور وہ علیم ہے یعنے دانا ہی ذرہ ذرہ جزو کل سب چیز کا جو
پیدا ہوئی ہی اور ہوگی یعنے موجود و غیر موجود سب کو ذرہ ذرہ جانتا ہی جیسا چاہیے برخلاف حکما کے کہ وہ معاذ اللہ
خداکو عالم جزئیات کا نہین جانتے یا در ہے کہ وہ عالم بہی مثل مخلوق کے نہین کہ فکر اور غور اور تامل اور دلیل
وغیرہا سے علم حاصل کرے یا کبھی وہ علم معاذ اللہ زایل ہو یا کبھی علم کسی شی کا اول نہو پہر بعد ہو بلکہ
وہ عالم بالذات ہے بے زیادتی اور نقصان اور جہل کے ہمیشہ اور زندہ ہے یعنے ہمیشہ صحیح و سالم قایم ہے
علم اوسکا اور قدرت ذاتی اوسکی جسکو کبہی فنا اور موت اور ہلاکت نہین اور ہمیشہ ساتہہ تدبیر و صلاح و ارادہ
کے کام کرتا ہے واسطے مخلوقات کے یعنے بے اختیار جانچک اوسکے کام نہین اور قایم اور مستقل ہی اور غالب ہی ہر
چیز پر اور پاک ہے سب نقصان کی صفتون سے اور توانا سب چیز پر ہے اور جسے چاہے موجود کردے جسے
چاہے نابود کردے اور یاد رہے کہ قدرت بہی اوسکی ذاتی ہی صفت زائدہ علیحدہ اوسکے ذات سے نہین بلکہ اوسکے
عین ذات ہی محمد بن عرفہ سے روایت ہے عیون اخبار الرضا مین وہ کہتے ہین مینے پوچھا جناب امام رضا علیہ السلام سے کہ آیا
خلق کیا خدا تعالے نے تمام خلقت کو ساتہہ قدرت کے یا بغیر قدرت کے حضرت نے جو جواب مین فرمایا حاصل اوسکا
بتوضیح و بسط یہہ ہی کہ نہین جایز یہہ بات کہنا کہ خلق کیا خدا نے ساتہہ قدرت کے کیونکہ جسوقت تونے یہہ بات
کہی تو گویا گردانا تونے قدرت کو ایک شی غیر اوسکے اور قدرت کو ایک آلہ واسطے اوسکے گردانا کہ بسبب اعانت اوسکے
خلق کیا خدا نے خلقت کو تو یہہ شرک ہی یعنے قدرت کو قدرت زائدہ سمجہنا ذات پر اور جو کہا تونے کہ خلق
کیا خدا نے خلقت کو بغیر قدرت کے تو بس تحقیق توصیف کرتا ہے خدا کو کہ گردانا خلقت کو ساتہہ اقتدار اور طاقت
کے یعنے با اقتدار و اختیار ذاتی کے نہ بغیر اختیار اور اقتدار کے یعنے پروردگار عالم قادر ہے بالذات نہ بقدرت زائدہ اسلیے
کہ خدا تعالے عاجز اور ضعیف نہین جسوقت کہ نفی کی ہمنے اوس سے قدرت زایدہ کی تو بیشک ثابت کیا ہمنے اقتدار کو
جو عین ذات ہے اوسکی تو خدا تعالے کسی شی کا معاذ اللہ کسیطرح طرف غیر کے محتاج نہین اور بغیر قدرت کے
یہی مراد ہی کہ بغیر قدرت زائدہ کے پیدا کیا یعنے بقدرت ذاتی نہ بے اختیار و جانچک بلکہ با اقتدار و اختیار ذاتی
ف اس جگہ سے غور کرنا چاہیے کہ امام علیہ السلام کو منع اثبات قدرت مین جو غیر ذات خدا ہو کسقدر اہتمام ہی کہ فرمایا

فرمایا مشرک ہی کہنے والا حالانکہ آلہ ہونا قدرت کا مظنون تہا اس قول قایل سے تو جو قول کہ
ثبت یقین ہو یا معاذاللہ پروردگار جس سے محتاج جانا جاوی کسی چیز کا تو بیشک شرک وکفر ہی فافہم
اور پروردگار عالم بے نیاز ہی اپنی صفت کمال مین ہر شے سے اور کسی بات مین اپنے غیر کا نیازمند نہین
سب اوسکی نیازمند ہین اور وہ وصف نہین کیا جاتا ساتھ کسی شے کے اشیای مفصلہ وغیرہ سے مثلا
ساتھ جوہر کے یعنے جوہر ہی نہین کیونکہ جوہر ایک ممکن شے موجود ہی کہ محتاج ہے اپنے وجود مین محل کا یا حال
کا اسلئے کہ تعریف جوہر کی جو کتب حکمیہ مین مقرر او رہی ہے وہ صادق ہے اوس ماہیت پر کہ زاید ہو وجود
اوسکا اوپر اوسکے اور ذات واجب الوجود کی لئے سوا وجود کے کوئی ماہیت نہین تو جوہر اگر محل ہے
تو ہیولی کہلاتا ہے اور جو حال ہی تو صورت اور ہر ایک ان دونون کا محتاج ہی دوسرے کا وتعالی شانہ عن ذالک
اور جسم بہی نہین کیونکہ جسم وہ چیز ہے کہ منقسم ہو طول وعرض وعمق مین اور صورت بہی نہین کیونکہ وہ پائی
جاتی ہی کسی جسم مین اور وہ عرض بہی نہین کیونکہ عرض وہ ممکن ہی کہ محتاج ہو اپنے وجود مین کسی
جوہر کا اور سطح بہی نہین کیونکہ سطح وہ ہے جو طرف ہو جسم کا اور منقسم ہو طول وعرض مین اور خط بہی
نہین کیونکہ خط وہ ممکن ہی کہ طرف واقع ہو سطح کے اور منقسم ہو طول مین اور نقطہ بہی نہین کیونکہ نقطہ
طرف یعنی منتہای خط کا اور بغیر خط کے نہین پایا جاتا اور اوسمین ثقل اور خفت بہی نہین یعنے اوسمین بہاری
پن اور ہلکاپن بہی نہین کہ وہ صفت ہی جسم کی سو وہ بہاری یا ہلکی چیز بہی نہین کہ اوسے بہاری یا ہلکا کیا جاوے
اور وہ ایسا بہی نہین کہ اب ہو جاوےگا یا وہ ہو گیا ہی کسی ایک زمانہ کی شروع سے بلکہ اوسکی لئے ہمیشگی ہی ہمیشگی
کی اور اوسکو حرکت اور سکون بہی نہین کہی جا سکتی یعنے معاذاللہ یہہ کہ ایک وقت ایک مکان مین ٹہیرا
ہوا اور دوسرے وقت دوسرے مکان مین غرض اوقات متعددہ مین متعدد مکانون مین ٹہیرنا یا اوقات متعددہ مین ایک مکان
مین ٹہیرنا سو یہہ بات بہی اوسکی لئے نہین اور کوئی محل ومکان بہی اوسکے لئے نہین یعنے کوئی جگہ کہ اوسے
گہیرلے بلکہ ذات اوسکی ایسی بیچون وچرا ہی کہ عقل وادراک سے باہر کوئی جگہ کوئی محل ومکان نہین اوسکے لئے اور
سب کہین سب وقت موجود ہی جل جلالہ وجل شانہ عن الادراک **ف** حضرت امام رضا سے ابراہیم بن محمود
نے سوال کیا کہ یا حضرت تم کیا فرماتے ہو اس حدیث مین جو روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ بعد دوگانہ

نازل ہوتا ہی ہر رات طرف آسمان دنیا کے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی لعنت کرے اونکو جو پھیرتے ہین
کلمونکو طرف غیر محل اونکے کے یعنے تغیر و تبدیل دینے مین حدیثون کو ای ابراہیم قسم ہی خدا کی اسطرح نہین ہی
فرمایا پیغمبر خدا نے بلکہ یون فرمایا ہی کہ پروردگار نازل کرتا ہی ایک فرشتہ طرف آسمان دنیا کی پچھلی تیسرے
حصہ مین رات کے ہر رات کو اور ہر شب جمعہ کو اول شب سے اور اوسی حکم فرماتا ہی کہ پکارے کہ آیا کوئی توبہ کرنیوالا
ہی تو مین توبہ قبول کرون آیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہی کہ مین مغفرت کرون ای طالب خیر کے تو درخواست
کر اور طالب شر کے تو کمی کر غرض وہ فرشتہ پکارے جاتا ہی یہانتک کہ فجر طلوع کرے اور فجر طلوع کرتی ہی
تو وہ فرشتہ اپنی جگہ پر پہر جاتا ہی فقط اور علاوہ اسکی بعضی حدیثین یا آیتین ہین جنمین قیام یا نزول اور آنا
پروردگار جل جلالہ کا لفظی ترجمہ سے ظاہر ہے وہان تاویل اور حذف مضاف یا مضاف الیہ وغیرہ ہوتا ہی چنانچہ
بعضے آیات جنمین تاویل ضرور ہے قریب ظاہر ہوتی ہین اور اوسکے لئے کوئی زمانہ نہین یعنے وہ محتاج زمانہ
کا نہین کہ مدار ہی حرکت فلک کا اور کوئی خاص وقت اوسکے وجود کا نہین یعنے اوسکی لئے برس اور مہینہ اور
دن وجود کا نہین بلکہ ہمیشہ موجود ہی المختصر کہ وہ منزہ اور پاک ہی تمام ناقص صفات مخلوقات سے اور بار ہی
حد ابطال سے یعنے کبھی موجود نہ ہونے سے جیسے کہ سوفسطائیہ کہتے ہین اور بار ہی حد تشبیہ سے یعنے مشابہت دینے
سے ساتھ کسی جسم کے کسی شخص کے جیسے کہ بعضے سنی حنبلے اور صوفیہ منصوص اللعن وغیرہا کہتے ہین کہ معاذ اللہ [illegible]
مشابہ ہی اور بہی وہ لوگ کہتے ہین کہ آدم خدا کا معاذ اللہ ہمشکل ہے غرض کسی چیز سے اوسکی مشابہت نہین
ہو سکتی اور نہ چاہئے مشابہت دینی اور وہ ذات پاک ایسا موجود ہی کہ مثل اور کسی کے موجودات مین سے
نہین بلکہ وہ ایسا یکہ و یگانہ ہی ذات مین اور صفات مین اور مرجع و مآب تمامی عالم و عالمیان سارے مخلوقات
کا اونکی حاجتون مین ہی کہ سوائے اوسکی اور کوئی نہین اور نہین اوسکا کوئی بیٹا یا بیٹی یا جورو یا ماں باپ
کہ اوس سے میراث لیوے نہ اوسکا کوئی شریک یا مساوی یا ہمسر یا مانند کسی مرتبہ مین یا کسی بات مین اور
نہ کوئی مشابہ اوسکے ذات و صفات مین نہ وہ کسی مین حلول کرے نہ سماوے نہ اوس سے کسیکو اتحاد جیسے کہ
صوفیہ اور غلات منصوص اللعن کہتے ہین اور نہ اوسکے قوم اور نہ قبیلہ نہ گوت غرض وہ سب باتون نہین
لاشریک ہے جو کہی کہ معاذ اللہ خدا مشابہ ہی کسی جسم سے یا اوسکے صفات ذاتی مختصہ مین کسیکو شریک

یا شبابہ گردانے وہ کافر ہے اور اوسے کوئی آنکھہ سے دیکھہ نہین سکتا وہ ہرگز دیکھنے مین نہین آتا
اور نہین دریافت کرسکتے اور نہین معلوم کرسکتے اور نہین جان سکتے اوسے عقل و وہم و قیاس اور وہ سب کچھہ
جانتا ہی اور کرسکتا ہی اور وہم و قیاس اور عقل مین نہین آسکتا ہی جیسا کہ آنکھہ حجاب مین ہی ایسا ہی عقل اور
قیاس و خیال و گمان سے بہی حجاب مین ہی بس یقین اوسکی وجود کا صدق دلسی بہی جاننا اور شاہد
اوسکا ہی **توضیح** یاد رہے کہ اطلاق شے کا بہی اوسکے اوپر نہین ہے مثل اطلاق اور اشیا کے
اور وہ نہین پہچانا جاتا ساتہہ کسی کیفیت یا ماہیت اور چون وچگونگی کے آغا امام رضا سے ایک شخص نے
سوال کیا کہ یا حضرت کونسی شے ایسی ہین کہ کسی ایک حواس سے نہ محسوس ہو آپنے فرمایا افسوس ہے
تجہپر جبکہ عاجز ہوئے حواس ہمارے اوسکے ادراک سے تو یقین کیا ہمنے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور وہ شے ہی
برخلاف اشیا کے فقط اور وہ نہایت مہربان اور لطف فرما ہی اور خبیر یعنے سب خبر رکہتا ہی بغیر کسی خبر دینے
والی چیز کے یا شخص کے اور وہی خالق پیدا کرنیوالا ہی تمام موجودات کا اور پرورش کرنیوالا تمام مخلوقات کا
اور رازق بلا شرکت کسی دوسرے معاون یا مددگار یا کسیطرح کے شریک و شبیہ کے برخلاف بعضے صوفیہ اور
غلات کے اور وہی برتر ہی سبکا اور معبود برحق ہی لاشریک سوائے اوسکی کوئی معبود نہین ہرگز مطلقاً سجدہ
عبادت پرستش پوجا سوا اوسکی کسی بت یا آدمی زندہ یا غیر زندہ یا قبر غرض کسیکی عبادت نہین وہی معبود
برحق ہی اور مستحق سجدۂ عبادت کا وہی ہی سجدۂ عبادت و پرستش مطلقا کسیکو سوا اوسکی نہین بلکہ کفر ہی **ف**
سجدہ حضرت آدم کو جو فرشتوں نے بحکم ایزدی واقع ہوا قبل پیدایش ہم عباد کے وہ سجدہ بہی عبادت کا نہین تہا
بلکہ سجدۂ تعظیم تہا کیونکہ ایک یہودی نے سوال کیا تہا بعد پیغمبر خدا صلعم کے درباب افضلیت ہمارے پیغمبر صلعم کے سو کوئی
عمر و بکر جواب دہ نہو سکا سوائے جناب مولا مومنین ع کے چنانچہ اکثر پیغمبرونکی ہر ایک فضیلت اوسنے باین دعوے
بیان کی کہ تمہارے پیغمبر مین نہین آپ نے ہر ایک کی جواب بہ ثبوت زیادتی فضیلت پیغمبر آخر الزمان صلعم ارشاد
کئی کہ احتجاج طبرسی مین بہت تشریح سے ہو تفصیل ہر ایک کی اس جگہ موجب تطویل اور زاید ہی صرف اس
مقام پر اس سجدۂ آدم مین جو ارشاد فرمایا اشارہ اوسکا البتہ مناسب محل معلوم ہوتا ہی المختصر حضرت ع نے
جو فرمایا خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ای یہودی تم بہی اقرار رکہتے ہو کہ عبادت سوا معبود یکتا کے نہین تو سجدہ

آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے واسطے اظہار عظمت آدم ع کے پروردگار نے کروایا یعنے یہہ سجدہ فرشتون نے تعظیماً کیا سو بہی ظاہر ہی کہ ایک دفعہ نہ معاذ اللہ معبود جانکر اور ہمارے پیغمبر خدا ص کے فضیلت و عظمت کو دیکہہ کسقدر فضیلت پروردگار نے ظاہر فرمائی کہ صلوۃ اونپر فرض کی اور نماز کہ خاص عبادت خدا ہی نام نامی اونکا اور صلوۃ اونکی نام پر اور اونکی آل پر ہمیشہ نماز مین بہی اور جب نام لیا جاوے فرض کی ہی غرض انکی نام اور اونکی آل پر صلوۃ کو رکن عبادت گردانا تو یہہ فضیلت بالاتر ہے کہ وہ فقط لیکن یاد رہی کہ اس سے معاذ اللہ شرکت عبادت مین نہین جاننا چاہیے اور پیغمبر ص کو اس سے معبود کہنا لازم نہین آتا ظاہر ہی کہ رکن عبادت معبود نہین گنا جاتا مثلاً قرات حمد یا اور ارکان نماز کے ہین تو کوئی رکن عبادت معبود نہین کہا جا سکتا بعضے مخالفین مین سے تہمت سجدہ کی سلاطین صفویہ پر لگاتی ہین یعنے کہتے ہین کہ سلاطین صفویہ اپنی تئین سجدہ کروانے تہے اور علما انکی جایز رکہتی ہین سو غلط ہی وہان رسم ہی کمال تعظیم کے لئے اکثر زمین بوسی سو مخالفین اوسی زمین بوسی کو اپنی خبث باطنی سے واسطے تنفیر عوام کے سجدہ ظاہر کرنے لگے اور اپنا عیب چہپانیکو یہہ بہتان باندہنے لگے کیونکہ اکبر وغیرہ سلاطین اور کتنی صوفیہ انکی خود صاف سجدہ کروانی تہے بلکہ صوفیہ منصوص اللعن بڑے پیر مغان انکی انسانیت سے گذر کر کتنے بلی کو معبود بتلاتی ہین چنانچہ شاہجہان نے اپنی عہد مین یہان سجدہ کو اپنے سامنے موقوف کروایا اور زمین بوس کو جاری کیا تصریح اسکی شاہجہان نامہ مین یہہ تصریح لکہی ہی دو چار شعر ضرورت کے واسطے لکہے جاتے ہین ابو طالب کلیم کہتا ہی **ابیات**

درین خاندان شرف رسم بود بہنگام تعظیم شاہان سجود
شہنشاہ روشن دل حق پرست ہمان دم کہ بر تخت شاہی نشست
لبش در فشان شد باین حکم باز کہ از سجدہ مردم کنند احتراز
رسانند ارباب دولت بعرض کہ تعظیم این دودمانست فرض
اگر شاہ از سجدہ دارد ابا زمین بوس آرند مردم بجا
زمین بوس سرور حق شناس پذیرفت آنہم بصد التماس

بلکہ بشر بن غیاث مریسی شاگرد رشید ابو یوسف صاحب ابو حنیفہ انکے امام اعظم کا سجدہ چاند سورج کو کفر نہین جانتا حالانکہ قرآن مین صاف نہی ہے چنانچہ یاقوت حموی کتاب معجم البلدان مین صاف یہہ بات لکہتا ہی جو چاہے دیکہہ لے مخالفین کو شرم نہین آتی کہ خود جو اپنے ہان کے کفر کے باتین کرین وہ اہل حق کو واسطے نفرت دلانے عوام کے لگانی لگے الحق جسے شرم نہین اوسے ایمان بہی نہین منافقت کے یہی علامتین ہین بہتان اور

اور خیانت اور بی دیانتی کہ زمین بوس کو سجدہ بتاتے ہین اور اہل حق پر تہمت لگاتی ہین بیان عبادت سوائے
معبود دیکھتا کہ کفر ہے فافہم اور خاص اوسیکے لئے ہی خالقیت اور امر یعنے حکم انبیا اوصیا اوسکی سب مخلوق ماموروں محکوم ہین
اور تابع ہین اوسکی حکم کے اور خلقت پر آمر اور حاکم اوسکے حکم سے ہین اور کوئی اوسپیر قیاس نہین کیا جاسکتا
اور تشبیہ نہین دیا جاسکتا اور جو اوس سے تشبیہ دیوے کسیکو وہ کافر ہے وہ سب باتو نمین جیسا قادر ذات اور صفات
مین ہے ویسا کوئی نہین اوسکی جو صفت ہے بالذات ہے ذاتی اور سب کے صفاتین اوسکی پرورش اور عطا سے ہین سب اوسکی
طرف احتیاج رکھتی ہین کیا ذات مین کیا صفات مین اور جو شخص کہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ کو نسبت دیوے توحید مین
خلاف ان باتون کے جو اوپر ذکر ہوئین وہ جھوٹا ہے اور جو حدیث کہ مرتب مذکورہ بالصدر کے منافی اور برخلاف
درباب توحید پائی جاوے تو جاننا چاہیے کہ پیغمبر خدا ص اور ائمہ ہدی پر جھوٹ بنائی ہوئی ہے توضیح واضح ہو کہ
احادیث منافقین نے بہت جھوٹ جھوٹ بنائی ہین اور بعضی حدیثین اور چھاپنے تک بھی غلط رائج ہو گئے ہین
چنانچہ تفصیل و توضیح اوسکی کتب مبسوطہ مین ہے کچھہ تھوڑا سا بطریق اختصار حقیر اس جگہ بھی لکھتا ہے شیخ
بہائی علیہ الرحمہ اربعین مین کسیویں حدیث بسند عماد الاسلام محمد بن یعقوب کلینی سلیم بن قیس سے لکھتے ہین حدیث
طویل ہے اس مطلب کے جاننے کے لئے کافی ہے ملخص اوسکا جو کہ جناب مولائے مومنین ع نے جواب مین ارشاد فرمایا ہے
یہہ ہے کہ لوگونکی ہاتھونمین حق و باطل اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص و محکم و متشابہ سب
آپس مین مخلوط ہو گیا پیغمبر خدا ص کے عہد مین بھی لوگ اونپر جھوٹ بناتی تھے اور حضرت ص نے خطبہ مین فرمایا کہ
لوگون نے کثرت سے جھوٹ مجھہ پر بنایا اور حضرت ص نصیحت اور تاکید اور تخویف فرماتے تھے کہ دروغ باف
اپنا گھر جہنم مین بناتا ہے اور اسپیر بھی لوگ جھوٹ بناتے تھے اور فرمایا جناب مولائے مومنین ع نے کہ چار قسم کے
شخصونسے حدیث تمہین پونہچی ہے اول وہ شخص کہ منافق تھے ظاہر مین مظہر اسلام اور باطن مین غیر معتقد
اور پیغمبر ص پر جھوٹ بنانے سے کچھہ برا نہین کرتے تھے نہ اس بات کو گناہ جانتی تھے اگر لوگ اونکو منافق
اور جھوٹا جانتے تو ہرگز انکی قول کو نہ قبول کرتے مگر چونکہ جانتے تھی کہ حضرت ص کی صحبت پائی ہے اونکا ارشاد
سنا ہے اسلئے حدیثین اونسے لیتے تھے چنانچہ پروردگار عالم نے خبر دی ہے قرآن مین حال منافقین سے اور
وصف اونکا بیان کیا اور فرمایا واذا رأیتهم تعجبك اجسامهم الآیۃ کہ مضمون اوسکا

یہہ ہی جسوقت دیکھتا ہی تو اونکو خوش آتا ہی جسکو جسم اونکا اور صورت اونکی بسبب اسکی کہ صورت اونکی
سا ہتہ ہیئت مومنین کے آراستہ ہی تا آخر آیہ غرض بعد پیغمبر خدا کے جو اون لوگون مین سے باقی رہے تو پیشوایان
ضلالت اور داعیان آتش جہنم پاس اونہون نے تقرب ڈہونڈا اور بسبب زور اور بہتان اور کذب کے
اونکی مقرب بنے اور جابر اور ظالم حاکمون نے اونہین متولی اعمال کیا اور لوگونکی گردنونپر مسلط کردانا کہ
اس فریب اور جہوٹ سے اونہون نے مال دنیا جمع کیا اور مردم دنیا کا یہی حال ہی کہ بادشاہان دنیا کے
طرف اور مالدارونکی طرف میل کرتے ہین مگر جسکو پروردگار محفوظ رکہے دوسرا وہ شخص ہے کہ اوسنے پیغمبر خدا
سے جو کچہہ سنا تو ٹہیک یاد نہ رکہا اور اوسے سہو ہو گیا لیکن دیدہ و دانستہ جہوٹ نہین بنایا تو جو بہولا اوسپر
اوسے یاد ہے بموجب اسکی عمل کرتا ہی اور بیان کرتا ہی اور لوگ اوسپر عمل کرتے ہین لیکن اگر لوگ یہہ بات جانتے
تو اسکا کہنا نہ قبولتے اور وہ خود بہی اگر جانتا کہ مینے خطا کی ہی تو روایت نہ کرتا تیسرا وہ شخص ہی کہ پیغمبر خدا
سے اوسنے سنا کہ یہہ حکم فرمایا ہی اور پہر جو آنحضرت نے اوسسے منع فرمایا یعنی پہلے حکم کو نسخ فرمایا تو وہ اوسنے نہ سنا
نہ اوسسے آگاہی ہوئی سو منسوخ تو اسے معلوم رہا اوسیکی اسنے روایت کی اور ناسخ کو نہ جانا لیکن اگر ناسخ کو بہی
جانتا تو منسوخ کو نہ روایت کرتا نہ اوسپر خود عمل کرتا اور لوگ بہی اگر جانتے تو منسوخ کو ترک کرتے چوتہی
وہ شخص ہے کہ پیغمبر خدا پر جہوٹ نہین بنایا بلکہ جہوٹ کو دشمن رکہتا ہی بسبب خوف خدا کی اور تعظیم رسول مقبول
کے اور جو کچہہ سنا ہی کچہہ اوسمین سہو نہین کیا بخوبی یاد رکہتا ہی اور جیسا ہی اوسی نہج پر بے کم و زیادہ روایت کرتا ہے
اور ناسخ و منسوخ مین بہی تمیز دیتا ہی اور جیسے قرآن مین ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ وارد ہین اسطرح
قول پیغمبر خدا مین بہی ہین اور کبہی ایسا بہی ہے کہ ارشاد پیغمبر خدا مین دو محمل ہین تو شتبہہ ہوتا ہی اوس شخص پر کہ مطلب کو
نہین پونہچا جو کہ خدا اور رسول کے مراد ہی اور تمام اصحاب رسول ایسے نہین تہے کہ سمجہہ لین اوس چیز کو
کہ پیغمبر خدا سے پوچہتے تہے اور بعضے لوگ ایسے تہے کہ آنحضرت سے پوچہتے تہے اور جواب کا استفہام نہین کرتے
تہے یہانتک کہ دوست رکہتے تہے اس بات کو کہ کوئی تازہ اعرابی آوے تو بے تکلف حضرت سے پوچہی اور
یہہ بہی سن لین پہر جناب مولی فرماتے ہین کہ مین پیغمبر خدا کے خدمت مین خلوت و جلوت مین پونہچتا تہا
اور ہر روز و ہر شب آپ کے پاس جاتا تہا اور آپ کے پیچہے پہرتا تہا اور جب آپ کی خدمت مین جاتا

١٩ جاتا تہا تو آپ بی بیونکو اوٹہا دیتے تہے اور مجہسے خلوت فرماتے تہے اور جب میرے پاس تشریف لاتے
تہے تو حضرت فاطمہؑ اور حسنینؑ کو نہ اوٹہا دیتے تہے بالجملہ جو چیز خدا نے پیغمبر خداؐ کو تعلیم فرمائی کسی چیز مین پیغمبر خداؐ
نے فرو گذاشت نہین کی اور مجہی تعلیم کے اور یہی میرے لئے دعا کی کہ پروردگار دل میرا علم و حکمت و نور سے بہر دیوے
اور مجہی کوئی چیز سہو نہین ہوے انتہی بارادناه **تنبیہ** اس جگہ عقیل و فہیم طالب ایمان غور کرے کہ حدیث لانرث
ولا نورث کہ حدیث بکری مشہور ہے جس سے بہانا کیا کہ نبیؐ کا کوئی وارث نہین ہوتا محض جہوٹ بنائی ہوئی ہے
اگرچہ اپنی محل پر مبین ہی کہ خلاف قرآن ہی کیونکہ قرآن مین منافی ہی وورث سلیمان داؤد و لیکن اس جگہ سے
ہویدا ہی کہ اگر سچ پیغمبر خداؐ نے یہہ بات فرمائی ہوتی کہ حق تعالے میرے وارثونکو مجہسے حق کر دیا ہی تو جناب امیرؑ سے
پیغمبر خداؐ بیشک فرماتے کیونکہ فرموده مولائے مومنینؑ سے ہویدا ہی کہ پیغمبر خداؐ نے کسی چیز مین مجہسے فرو گذاشت نہین کی
بالجملہ بعد ترجمہ حدیث مرقوم بصدر کے نمایش مین ابن خاتون علیہ الرحمہ فرماتے مین کہ بعد پیغمبر خداؐ کے واسطے اغراض فاسدہ
اور مطالب باطلہ مثل تقرب ملوک و سلاطین غاصبین و جائرین کے اور رواج پانے ارادہ ضائعہ باطلہ کے بہت
جہوٹی حدیثین لوگون نے بنالین ہین اور بسبب اس ذریعہ ہالکہ کے اکتساب زر اور اغراض فاسدہ حاصل کرتے
تہے جیسا کہ اب ہمارے زمانہ مین بہی نمونہ اوسکا موجود ہی کہ بہتیرے پڑہے لکہے مدعی علم و فضل بغرض نفسانی اور ارادہ ہالکہ
و فاسدہ کے اور دنیا طلب لوگ جہوٹ باتین مجتہد العصر پر اور ساتذہ پر بنا لیتے مین اور حلف سے بیان کرتے
مین یہہ ایک نمونہ ہی مشتے از خروارا سی پر قیاس اوس وقت کے دنیا طلبونکا کر لینا چاہیے بالجملہ اکثر حدیثین لغراض
مختلفہ سے لوگون نے وضع کین ہین اور جیسے کہ پیغمبر خداؐ پر لوگون نے جہوٹ بنایا ہی ایمہ پر بہی اسیطرح اکثر جہوٹ
بنایا ہی اور سچ بات ہی یہہ کیونکر نہوتا ایمہؑ اوصیائے رسول مقبولؐ ہین اونکو اسوۂ (یعنی اقتدا) تام ہی رسول مقبولؐ سے بیشک یہہ
وارث رسولؐ مین چنانچہ حدیث ہی پیغمبر صاحبؐ کی کہ فرمایا **اِنَّ لِکُلِّ رَجُلٍ مِنَّا رَجُلاً یَکْذِبُ**
علیہ یعنی واسطے ہمارے ہر ایک مرد کے ایک مرد ہی کہ جہوٹ بناوے اوسپر چنانچہ نمایش مذکورہ مین نقل ہی غیاث ابن ابراہیم
کے کہ مہدی عباسی کے مجلس مین گیا اور چونکہ مہدی مسند نشین خلافت مغصوبہ بن رہا تہا یعنی بادشاہ ذی جاہ ہو
رہا تہا اور لہو و لعب کبوتر بازی کیطرف بہت میل و محبت رکہتا تہا تو غیاث نے صرف واسطے خوشامد اور
چاپلوسی کے ظاہر کیا کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا ہی **لَا سَبَقَ اِلَّا فِی خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ**

نَصْلٍ اَوْ جَنَاحٍ حال آنکہ لفظ جناح اصل حدیث مین نہین تہا غیاث نی اپنی طرف سے جہوٹ
بنا دیا تا کہ مہدی خوش ہووے چنانچہ مہدی نے دس ہزار درہم انعام دئے اور آخر کو ظاہر ہو گیا کہ جہوٹ بنایا ہی چنانچہ
معنی حدیث کے یہہ ہین یعنے مسابقت اور شرط اور گرو باندہنے یا لینا دینا مال کا کہ شرط اور گرو اوسپر واقع ہوتے
ہی کسی مادہ مین روا اور جایز نہین مگر درباب نَصل یعنے تیر پیکان دار اور شمشیر و نیزہ وغیرہا اشباہہا پر یعنی دو
شخص عہد و شرط کرین کہ جو شخص جلد تر تیر نشانہ پر لگاوے یا دور زیادہ پہینکے یا کاٹ جسکی تلوار کا یا نیزہ کا زیادہ
ہووے تو وہ مال معہودہ لیوے یا درباب خُف کہ کنایہ بغیر سم کے مرکب سے ہی یعنے ہاتی اونٹ یا درباب حافر کہ مراد
مرکب سُم دار سے ہی جیسے گہوڑا خچر تو انکی سبقت پر بہی اگر شرط لگائی جاوے تو مال معہودہ اوسکا ہی جو سبقت کرجاوے
یعنی کسی اور محل و مواد مین مثلا یہہ شرط کرین کہ دو شخص دوڑین یا کُشتی کرین یا ایک اونچی جگہ سے کودین یا کوئی
بہاری چیز اوٹہاوین غرض سوا مواد نصل اور خف اور حافر کے اور کسی مادہ مین سبق جایز اور روا نہین کیونکہ
پیغمبر خدا ص کے ارشاد مین یہی تین مواد تہے اور جناح داخل حدیث نہین تہا یہہ بیان غیاث نے لیث عوث
سُنیان کے کہ بخوشامد بنی امیہ وہ بہی کذب بیان کرتا تہا کاریگری کی کہ لفظ او جناح بہی داخل حدیث کردیا
کیونکہ جناح کہتے ہین پر کو یعنے چونکہ مہدی کبوتر بازی کرتا تہا تو آپ نے لفظ جناح کے شامل کرنیسے مادہ جانداران
پردار مین بہی جواز کو شامل کردیا یعنے جہوٹ بنانے سے یہہ نتیجہ مقصود تہا کہ حاکم خوش ہو قمار بازی اپنے جسکا
جی چاہے کبوتر وغیرہ مین بہی شرط لگاوے تو حاکم بہی مطعون نہ ہووے اور ظاہر ہی کہ صرف ایک مہدی کی چاپلوسی کے لئے
واسطے طمع نفسانی کے تمام جہان کو گمراہی اور ضلالت مین ڈالنا چاہا اس جگہہ سے واضح ہی کہ کبوتر بازی مین بسبب
قمار ہی یہہ جو کبوتر اوڑاتے ہین اور جہوٹ بدتے ہین یا کبوتر بہگاتی ہین یا چہٹائی بدتے ہین یا ایک دوسرے کا
کبوتر جو مارتا ہی اوسپر شرط و گرو کرتے ہین یہہ سب داخل قمار ہی اور معین و مددگار ایسے کردارونکا ویسا ہی ہی جیسے
کارہائے مخطورہ ممنوع الشرع و منہی عنہا کا ہوتا ہی اور یہی نمایش مذکور مین ہے کہ بہتیرے غلات او رخوارج اور زنادقہ
نے جہوٹی حدیثین بنالین ہین چنانچہ بعد اسکے کہ بہتیرو نے گمراہی و نفاق سے نجات پائی تو خود لوگون سے کہتے تہے
کہ تم یاد رکہو اور نظر کرو کہ حدیثین کس سے لیتے ہو کیونکہ ہم اس قسم کے تہے کہ جو رستہ پسند رکہتے تہے
اوسکے رواج کے لئے بہتیرے حدیثین وضع کرتے تہے المختصر کہ یہہ حال تہا خاص پیغمبر خدا کے اوپر جہوٹ بنانیکا

فصل کبوتر بازی

کا اور بموجب اس حدیث مرقومہ الصدر ائمہؑ کے وقت مین بہی یہی حال تہا چنانچہ جناب امام جعفر صادقؑ
فرماتے ہین لعن اللہ ابا الخطاب و اتباعہ قد امرت لهم ان یمسوا بالمغرب قلیلا
فجعلوها اذا اشتبکت النجوم یعنے خداتعالے لعنت کرے ابو الخطاب اور اوسکی تابعون پر تحقیق مینے حکم کیا تہا کہ نماز
مغرب کو تہوڑی تاخیر سے بجا لاوین یعنے مثل سنیون کے بغیر حصول یقین غروب کے مبادرت نکرین پس انہون نے
اسقدر تاخیر مغرب مین احداث کی کہ جب تک بہت تارے نہین دیکہلائی دیتے نماز نہین پڑہتے یہہ ایک نمونہ ہے
مشتے از خروارے بقول جناب معقول ربانی حضرت مجتہد زمانی دام برکاتہم کہ اگر زمان جناب رسالت مآب مین گروہ
منافقین وکذابین ابن خطاب جیسا موجود تہا تو زمان بعض ذریہ طیبہ مین اوس جناب کے ابو الخطاب جیسا موجود
تہا مولف ایک اور تقریر سے کہتا ہی کہ کذابین و منافقین نے خدا اور ائمہ پر بہتان اوٹہانی سے درگذر نہین کی یعنے
رسالت کا دعوی جہوٹ گویا بہتان خدا تعالے پر ہی اور امامت کا دعوی جہوٹ بہتان پیغمبر خداؐ پر اور ائمہؑ پر تو
یون بہی کہئی تو خالی از کیفیت و فضیلت نہین کہ زمان خاتم الرسالتؐ مین مسیلمہ کذاب جیسا مدعی نبوت ہوا تو ائمہؑ مین بعضے
بلکہ خاتم الائمہ کے زمانہ مین جعفر کذاب جیسے مدعی امامت ہوئے اور اس زمانہ مین بعض بعض کذابین مدعی منصب
مرتبہ مجتہد العصر دام برکاتہ کہ وہ نایب امامؑ ہین اوسیطرح ہوتے ہین الحق یہہ بہی اثر اسوت و اقتدا نایبان ائمہ کے
لئے ساتہ ائمہ کے اور پیغمبر خدا کے جانا چاہئیے کہ کذابین زمان حضرت مجتہد العصر والزمان پر بہتان بندہین صرف نکرین
ہم دیکہتے ہین کہ اون باتون کا نمونہ صاف ہمارے عصر مین بہی نمایان ہی کہ یہہ بہی جناب مجتہد العصر نایب امام زمان پر بہتان
باندہکر حسب خواہش اپنے کاربند ہوتے ہین علی الخصوص اس حالت مین کہ مجتہد العصر دام برکاتہ ذریت آل طاہرہ مین سے ہین
مین تو نفس الامر مین یہہ بہی کمال ظہور اثر ہے ارشاد مخبر صادقؑ کا جو کہ فرمایا ہی ان لکل رجل منا رجلا
یکذب علیہ جیسا اوپر گذرا ف بہی یاد رہی کہ بہتیری ایسی بہی لوگ ہوئے ہین کہ واسطے رواج دینے
تشبیہ کے حدیثین بنالین ہین اور حدیثون مین تصرف کمی اور زیادتی سے کردیا ہی چنانچہ حسین بن خالد سے ہی کہ اونہون نے
پوچہا آغا امام رضاؑ سے کہ یا ابن رسول اللہ لوگ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا ہی خلق اللہ
آدم علی صورتہ یعنے آدم کو خداتعالے نے اپنی صورت پر پیدا کیا جناب امامؑ نے جواب دیا کہ مار ڈالے خداتعالے
اون لوگونکو بیشک حذف کیا اونہون نے اول کو حدیث کے تحقیق پیغمبر خدا تشریف لیجاتے تہے کہ دو شخص

آپس مین ایک دوسرے کو برا کہتے تھے آنحضرت نے سنا کہ ایک کہتا تہا دوسرے کو کہ برا کرے خدا تعالی منہہ تیرا
اور منہہ اوسکا جو شخص کہ مشابہ ہو تیرے تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یا عبد اللہ لا تقل ہذا لاخیک
فان اللہ عز و جل خلق آدم علی صورتہ یعنی ای بندۂ خدا نہ کہو یہہ بات اپنے بہائی کو
تحقیق خدا تعالی نے آدم کو پیدا کیا ہی اوپر صورت اوسکی کی تصریح ہے المختصر کہ بہتیرے لوگ ایسے ہین کہ
تشبیہ ثابت کرنیکو حدیث کے اول کی عبارت کہا جاتے ہین اور ایک جملہ اخیر کا جس سے تشبیہ ثابت ہو روایت
کرتے ہین اور بیان کرتے ہین چنانچہ اسی حدیث مرقومہ مین کہ اگر اوپر کا مضمون نہ بیان ہووے تو معنی یہی
ظاہر ہوتے ہین کہ خدا نے اپنی صورت پر معاذ اللہ آدم کو پیدا کیا کیونکہ ضمیر علی صورتہ مین سوا خدا کے کیطرف اوسوقت
نہین پہر سکتی اور جب مضمون سابق کے بہی عبارت ذکر ہو تو ہرگز خدا کیطرف نہین پہر سکتی بلکہ لفظ اخی کیطرف
پہرتی ہی اور معنی درست ہوتے ہین اور یہی واضح ہو کہ جو حدیث کہ مخالف آیات قرآنی کے ہووے وہ باطل اور موضوع
ہی اول تو یاد رہے کہ علم فقہ و حدیث سہل چیز نہین بلکہ مشکل چیز ہے اسمین یہہ بات نہین ہی کہ صرف
چند کتابہا صرف و نحو منطق و معانی ریاضی یا چار کتب فقہ و حدیث کی پڑہ کے آدمی دعوے تفقہ اور حدیث دانیکا
کرنے لگے بہتیری حدیثین ہین کہ اونکی محل و محمل اور واقعات و واردات کے جانے بغیر ہرگز آدمی اونکی مقصود کو
نہین پہونچ سکتا اور بغیر نظر کثیر کتب حدیث و تاریخ اور بہت سے تفاسیر کے مطلب نہین پا سکتا اسکی لئے
علم تفاسیر اور معاریض کلام ائمہ کا حفظ چاہیئے جب علم حدیث و فقہ حاصل ہو سکتا ہی اسکی لئی فہم کامل اور ادراک
صحیح اور ذہن سلیم اور رای بہی مستقیم چاہیے چنانچہ اوپر گذرا اور حدیث مین ہی کہ فرمایا کہ لا یکون المرء
فقیہا حتی یفہم معاریض کلامنا ابن خاتون شرح اربعین شیخ علیہ الرحمہ مین
لکہتے ہین کہ تفقہ کامل نہین حاصل ہوتا جب تک تفاسیر کثیرہ پر عبور نہووے اور روضۃ الاحکام مین جناب
قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر سمی مولانا ثالث ائمہ اثنا عشر جناب سید حسین صاحب صانہ اللہ عن کل الشین ارشاد
فرماتے ہین کہ علم فقہ کے لئے علوم ادبیہ صرف و نحو و لغت و معانی اور بیان اور علوم نظریہ منطق و کلام سے یعنے
ہر ایک سے اتنا ضرور ہی کہ فقیہ کی حاجت کو کافی اور وافی ہو اور علم ساتہ تفسیر آیات احکام اور روایات
ائمہ انام کے اور علم رجال جرحا و تعدیلا اور معرفت مواقع اجماع اور موارد خلاف و نزاع ضرور ہے

کیونکہ بسا اوقات بیچ ترجیح حدیث کے دوسرے حدیث پر ان باتوں کی احتیاج ہوتی ہی اور کبھی روایات
معارضہ اجماع کو تاویل اور مطروح کرنا ضرور ہوتا ہے انتہی موضع الحاجۃ الی ما اردناہ بالجملہ چار کتاب صرف
علم اور علم نظریہ کی پڑھ کر بڑا عمامہ پھیلا کر باندھنے سے فقیہ و محدث آدمی نہیں بن جاتا اور فقہ و
حدیث دانی کا دعوی نہیں کر سکتا - اور بہترے حدیثیں ہیں کہ وہاں تاویل ضرور اور لازم ہی اور بہتیری
حدیثیں ہیں کہ مخالفین نے نام نہاد فضایل بنا لیں ہیں کہ وہ مخالف توحید ہیں ابراہیم بن ابی محمود سے
ہی کہ جناب امام رضا فضایل جناب امیر ایک روز بیان فرماتے تھے میں نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے پاس بہت سے اخبار ہیں
فضایل میں تم اہلبیت کے لیکن وہ روایات مخالفین سے ہیں اور آپ کے پاس ویسے ہم نہیں سننے آیا اونہیں
بہی ہم پیروی کریں امام نے فرمایا کہ ای ابن ابی محمود مجہکو خبر دی ہی میرے پدر بزرگوار نے اپنے باپ اور دادا سے
کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جس شخص نے کان رکہا یعنے عمل کیا کہنے والے کی بات پر تو تحقیق اوسکی عبادت کی پس اگر
کہنے والا خدا سے ہے یعنی بموجب فرمودہ خدا کہتا ہی تو اسنے عبادت کی خدا کے اور اگر کہنے والا شیطان سے ہی یعنے
خلاف حکم خدا کہتا ہی تو عبادت کی شیطان کی پھر فرمایا جناب امام رضا نے کہ ای ابن ابی محمود ہمارے مخالفوں
نے خبریں بنائی ہیں ہمارے فضایل میں اور اونہیں تین طرح پر بنایا ہی ایک تو ہی غلو یعنے حد سے زیادہ گذرنا
کہ ائمہ کو خدا کی ساتہہ تشبیہ دینی معاذ اللہ یا صفات مخصوصہ خدا کو مثل خالقیت اور رزاقیت کے ساتہہ شریک کرنا
اور دوسرے یہ کہ کمی کرے ہی ہمارے حق میں اور تیسرے تصریح ساتہہ عیبوں ہمارے دشمنوں کے اسلئے کہ جسوقت لوگ
سنیں غلو کو تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں اور اونکو نسبت دیویں ساتہہ قایل ہونے خدائی ہمارے کے یعنی تاکہ لوگ
نفرت کریں شیعوں سے اور جسوقت کہ لوگ کمی ہمارے مرتبوں کی سنیں تو اعتقاد کم کریں ہمارے حق میں اور جسوقت کہ
ہمارے مخالف لوگ عیب سنیں ہمارے دشمنوں کے ساتہہ نام لینے ہر ایک کے تو وہ عیب لگاویں ہمکو یعنے برا کہویں
اور تحقیق پروردگار عالم خود فرماتا ہی کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا
اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے ساتہہ بدی کے اور برائی کے نام نہ لو ان لوگوں کا جو کہ سوا
خدا کے پکارتے ہیں یعنے مت برا کہو اونکی سامنے جو کہ برا کہہ سکتے ہیں کیونکہ برا کہیں گے وہ خدا کو اور دوسرے دشمنے
کے سبب نادانی کی ای ابن ابی محمود جسوقت کہ لوگ داہنے بائیں رستہ کو پکڑیں یعنے راہ راست سے کنارہ

ہو جاوین گمراہی مین پڑین تو لازم پکڑ ہمارا رستہ تحقیق جو شخص ہمین لازم پکڑے تو ہم اوسی کو لازم پکڑین گے اور جو ہمین چہوڑیگا یعنے ہمارا خلاف کریگا ہم اوسے چہوڑ دینگے تحقیق ادنی بات جو دین سے آدمی کو خارج کر دیتی ہی یہہ ہے کہ کہوے ایک سنگ ریزہ کو کہ یہہ دانہ ہی کہجور کا خلاصہ یہہ کہ ذرا سی بات مین دیندار رہتا ہے اور ذراسی بات مین مخالف اسکے پہر فرمایا ای ابن ابی محمود یاد کر اسی جو کہ بیان کیا مینے جمع کیا ہی اسمین تیرے لئے دین و دنیا کی نیکی کو فقط توضیح مولف کہتا ہے یاد رہے کہ یہہ حکم ممانعت سب مطلق نہین بلکہ مقام تقیہ کے لئے ہی کیونکہ سوق آیت اور مضمون وافی ہدایت آیۃ اور فرمان امام اور وارد حدیثین متکاثرہ بہی صاف مشعر اور مخبر مین اسپر کہ مخالفین کے سامنے ایسے محل مقام مین نام لیکر برائیان اور برا مت کہو کہ مقابلہ مین خدا نخواستہ وہ برا کہہ اوٹہین ایمہ کو اور دشمنی نکرین چنانچہ اکثر مقامون مین دیکہا اور سنا گیا بلکہ دیکہا جاتا ہی کہ بعضی جگہ حکومت یہود و نصاری وغیرہ کی ہی یعنے اونہین کچہہ سروکار برا بہلا کہنے سے نہین لیکن ممانعت کرتے ہین بلکہ لڑائی اگر اس برا کہنے پر ہوتی ہی تو وہ تو سزا پاتے ہین بلکہ بعضے جگہ حکومت ظاہر مین حاکم مذہب حقہ کی ہی لیکن تسلط تام اور حکومت عام معتدبہ نہین تو وہ سزا سے اقرار واقعی مخالفین کو درصورت بے ادبی جناب ایمہ و نایب امام نہین پہونچا سکتے اور اسی جہت کر بیشتر تجربہ ہوا ہی کہ جو سنیو نکی سامنے اونکی مقتدا و نکو برا کہا گیا تو وہ معاذ اللہ جناب صاحب العصر والزمان کو بہد غارتیر کر کے برا کہہ اوٹہتے ہین اور مجتہدین اور علما و کبرا و عظما ذریت رسول کو برا کہہ اوٹہتے مین تو غرض آیت وارشاد امام سے یہہ ہی کہ حکومت باطلہ اور ایسے مقام خوف اور محل تقیہ مین برا کہنا نام لیکے نہین چاہیئے ایسے محل و موقع مین البتہ احتیاط واجب ہی جہان مقام تقیہ اور خوف کسیطرح کے ضرر اور برا کہہ اوٹہنے مخالفین کا ہووے نہ مطلق ممانعت عام ہی بلکہ تعیین نام بعض بعض نامی خاص دکور و اناث دشمنان اہلبیت کا ضروریات دین سے ہی بعد ہر نماز کے بلعن کما فی الکافی وغیرہا چنانچہ تفصیل اسکی باب تقیہ اور باب لعن مخالفین مین انشا اللہ ظاہر ہوگی اور واضح ہوگا کہ اس باب مین کتنا احتیاط اور اہدا بموجب ارشاد ایمہ کے ہی اور کیا کیا نزاکت اور باریکیان اور نکات اس امر مین ہین اس باب مین بہی بعضے احبا کی صاحب اور بعضے کم بضاعت اصولی ہمارے عصر کے افراط تفریط کو کام فرماتے ہین یعنے پہلے تو صرف بمجرد دیکہنے

دیکھیئے خبر التقیة دینی و دین آبائی اور خبر التقیة باقیة الی یوم القیمة
کے ایسی ایسی دار الایمان مین نماز ہاتہہ باندہ کر پڑہتے ہین جہان کہ اصلا و مطلقا اندیشہ مخالفین
سے نہین اور اسکا نام احتیاط رکہتے ہین اور شرائط و مخصصات سے خبر کے بی خبر ہین اور پہر اصرار
استبداد ہی اس حرکت بی خبری پر یہہ نہین دیکہتے کہ عمل ہر خبر پر خلاف طریقہ احتیاط ہی جسکا وہ ادعا
رکہتے ہین کیونکہ خبرونکا حال دیکہہ چکی ہو جو اوپر ذکر ہوا اور عمل پر احتیاط مطلقاً لازم جاننا ظاہر ہے
کہ تکلیف ہی جو خالی تکلف سے نہین اور علاوہ اسکی خصوصیات محال و مواقع اور شرائط بمقتضاے
مضار و منافع و مصالح حسب اوقات و احیان کو بموجب ارشادات ائمہؑ غور کرنا چاہیئے اور خبر رکہنی
ان باتونکی لازم ہی اگر ان سب باتون کی خبر رکہتی تو مطلقاً ایسی خبر بے خیال و لحاظ ماتعلق تہا
تفریط کو کام نفرماتی اور دوسرے صاحب با وصف حکومت غیر نحلہ اور اقتدار و کثرت مخالفین جس
محل مین کہ مخالف و مولف دونو موجود ہین اور صاحب فہم کامل بلکہ کم فہم بہی جانتے ہین کہ اعلان تبرا
پر وہان بے شک خوف مسابہ اور ثوران مخالفین اور شر فساد اور ضرر مومنین بے شک متیقن
اسپر بہی تبرا نسبہ مقتدایان مخالفین مصر اور اس جہالت اور چہوٹے پن پر ناصحین مومنین
اہل علم و ادب سے شر و فساد پر مستعد اور کمر بستہ حاضر اور مضمون نہی آیہ لا تفسدوا فی الارض الآیہ
اور آیہ ان اکرمکم عند الله اتقکم اور حدیث و خبر قیل للصادق یا ابن رسول الله
انا نرى فی المسجد رجلا یلعن و یسب اعدائکم و یسمیهم فقال له لعنه الله
یعرض بنا و قال الله تعالى لا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا
الله عدوا بغیر علم اور حدیث کونوا لنا زینا و لا تکونوا لنا شینا اور رحم
الله من حببنا الى الناس و لم یبغضنا الیهم کو بالکل صفحہ خاطر محو کر دیا نہین
دیکہتے کہ اور بہتیری آیات و احادیث ائمہؑ و اقوال علماء حقہ کسی قسم کے ان مواقع کی لئی ہین
جہان کچہہ شر و فساد و ضرر متصور ہووے حتی کہ امام عہ نے لعنت فرمائی ہی اس حرکت پر ایسے مواقع
مین علی الخصوص ارشاد حضرت مجتہد العصر دام برکاتہ سے بہی صاف ظاہر ہی کہ عند خوف الضرر ترک

تلفظ حرام ہے غرض محل خوف ضرر مین تقیہ واجب ہے اور غیر مقام تقیہ مین حکم عمل بتقیہ ناروا

اور ہی اصل ہے **ف** جاننا چاہیے کہ مخالفین صرف سُنّی اور خوارج ہی نہین بلکہ بہتیری فرقہای حرمزدہ

مثل زیدیہ اور واقفیہ وغیرہا بہی ہین کہ اپنی تئین شیعہ نام رکہتے ہین اور بہتیرے منکر معجزات اور تعداد

ائمہ اثناعشر کے ہین اور فرمایا امام ع نے کہ ہمارا ایک کا منکر کل کا منکر ہے اور صوفیہ اور غلات

منصوص اللعن کہ اپنی تئین دوستدار اہلبیت ع ظاہر کرتے ہین او نہین بہی مخالفین سے جاننا چاہیے کہ

ائمہ نے بموجب فرمانے پیغمبر صاحبؐ کی نہایت مذمت انکی کی ہے تفصیل صوفیونکی کتاب تبصرہ مین سید

مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ کے لکہی ہے وہ فرایض کے منکر خدا کی امر و نہی اور شرایع نبوی کی تارک

محرمات خدا و رسولؐ کو حلال کہتی ہین اور فرمان رسولؐ کو جہوٹ اور ائمہؑ کی مخالف اور مخالفین اہلبیت

کو ہرگز برا نہین کہتی بلکہ سب معاذاللہ مین خدا خواہ بحلول خواہ باتحاد اور توحید مین بالکل مخالف فرمان

رسول و اہلبیت رسولؐ ہین اور نام رکہتی ہین اپنا صوفی لعنہم اللہ علیہم و علی اتباعہم نہایت مشہور ہے

کہ ایک متکلم اور ایک صوفی مین مناظرہ ہوا متکلم نے کہا کہ مین بیزار ہون اوس خدا سے کہ گُتّے اور سور مین ظہور

کرے اور صوفی نے کہا کہ مین بیزار ہون اوس خدا سے کہ گُتّے اور سور مین ظہور نکرے المختصر انکی حق مین

پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ یہہ میرے امت مین سے نہین یہہ یہود ہین میرے امت کی اور گمراہ مین زیادہ کفار سے

اور اہل دوزخ سے ہین اور ائمہ نے فرمایا کہ یہہ سب مخالفین ہین ہمارے اور مخالف ہمارے طریقہ کی اور

انکو نصاری اور مجوس اس امت کا فرمایا اور منع کی ہے انسے مخالطت اور صحبت اور مودت اور غلات ہین

مثل نصیریہ اور سبائیہ وغیرہا کہ بعضے تو ائمہ ع کو اللہ جانتی ہین معاذاللہ بعضی کہتی ہین کہ جیسے جبرئیل بصورت

دحیہ کلبی آتی تہے ایسی ہی خدا بصورت علیؑ آیا نعوذ باللہ من عقائدہم الباطلہ اور مفوضہ بہی

انہین مین کی شاخ ہین پیغمبر خداؐ اور امام ع کو خالق اور رازق جانتی ہین علی الاطلاق بالجملہ بموجب

ارشاد ائمہ یہہ سب کافر ہین اور مشرک آغا امام رضا ع فرماتے ہین کہ غالی کافر ہین اور مفوضہ مشرک

ف بہی یاد رہے کہ بعضے حدیثین باخبار احاد ہین تو خبر واحد پر اصول اعتقاد مین اعتماد نہین

چاہیئے اس جگہ عمل خبر احاد پر ناروا ہے بلکہ دلیل قطعی عقلی یا نقلی پر ضرور ہے یعنے آیت یا حدیث

حدیث متواتر اللفظ والمعنی بلکہ چاہیے کہ محکمات سے ہو نہ متشابہات سے اور نہین تو تاویل ضرور ہے چنانچہ جو آیتین کہ تشبیہ پر دلالت کرتے ہین کہ قریب تر ذکر ہوئی ہین بسبب معارض ہونے عقل و نقل کے بیشک ماوّل ہین یا آیات صدور معصیت انبیا کہ اپنی مقام پر ظاہر ہونگی وہ بھی ماوّل ہین اور بعضے حدیثین ہین کہ ائمہ نے زمان تقیہ مین فرمایا ہے لیکن علمائے حقہ نقاد اور جوہریان صحیح و سقیم اور قوی و ضعیف اور مفصل و ماوّل نے کوئی دقیقہ تحقیق و تدقیق حال تقیہ و غیر تقیہ مین بھی فروگذاشت نہین کیا اور تطفیل و استشفاع اور تمسک و اعتصام باب مدینہ علم کے حق و باطل اور صحیح و سقیم و قوی و ضعیف اور حسن و موثق کو مثل دودہ اور پانی کے جہان ڈالا ہی اور علاحدہ کر دیا ہی بالجملہ شیخ ابو جعفر قمی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر کسی کتاب معتبر مین ہمارے علما کی کوئی حدیث مخالف مضمون آیات قرآنی کے پائی بھی جاوے تو وہ بیشک یقینی تدلیس سے ہے یا ماوّل ہے اور اکثر حدیثین جو جاہل لوگ اونسے توہم کرتے ہین کہ اونسے تشبیہ خداتعالی کی ساتھ مخلوقات کی لازم آتی ہی وہ محض نادانی اونکی اور حماقت ہے بلکہ وہ حدیثین بے شک ماوّل ہین مثل آیات قرآنی کے کیونکہ مثل اونہین کے بہتیری آیات قرآنی ہین کہ وہ بھی ماوّل ہین تو جیسے قرآن کی آیتونمین تاویل ہے ویسے ہی اون حدیثونمین بھی تاویل بیشک ضرور اور لازم ہے چنانچہ قرآن مین ہے کل شیء هالك الا وجهه یعنی ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر وجہ خدا اور ظاہر ہے کہ ظاہر معنے لفظ وجہ کی صرف موہنہ کے ہین سو بے تاویل کے ہرگز کسی وجہ یہان راہ نہین تو مراد وجہ سے یہان دین خدا ہی اور یا وہ چیز کہ بسبب اوسکی خدا کیطرف توجہ ہووے اور یا اوسکی دلائل معرفت پہچانے جاوین نہ یہہ کہ معاذ اللہ خدا کی موہنہ ہے جیسا کہ جاہل اور سنے لوگ توہم کرتے ہین کیونکہ اگر موہنہ مراد لیا جاوے تو معاذ اللہ صاف خداتعالی مجسم ہووے نعوذ باللہ من وساوس الشیطان **نکتہ** یاد رکھنی جیسے آیات مین تاویل ضرور ہوتی ہی ایسے ہی احادیث مین بھی بعض جگہہ تاویل ضرور ہے چنانچہ عبد اللہ ابن صالح ہروی نے سوال کیا حضرت امام رضا سے کہ یا ابن رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس حدیث مین جو اہل حدیث روایت کرتے ہین یزورون ربهم فی منازلهم فی

الجنة یعنی مومنین زیارت کرینگے پروردگار کی اپنی منزلونمین بیچ جنت کی امامؑ نے فرمایا کہ تحقیق پروردگار
بزرگ نے فضیلت دی ہی اپنے پیغمبر محمد مصطفیؐ کو تمام انبیا اور ملایکہ پر اور طاعت اور بیعت اور زیارت اون
حضرت کی دنیا و آخرت مین اپنی تابعداری اور زیارت گردانی ہی اور فرمایا ہی قرآن مین من یطع الرسول
فقد اطاع الله یعنے جس شخص نے طاعت کی پیغمبر خداؐ کے تحقیق اوسنے طاعت کی خدا کی اور فرمایا ان الذین
یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم یعنے تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہین
تجہسے سوا اسکی نہین کہ بیعت کرتے ہین خدا کی ہاتہ گویا خدا کا اوپر ہاتہ اونکے ہے اور فرمایا پیغمبر خداؐ
نے کہ جس شخص نے زیارت کی میرے زندگی مین یا بعد ممات کی تحقیق اوسنے زیارت کی خدا کی اور درجہ پیغمبر خداؐ
کا جنت مین بلند ترین درجونکا ہی پس جسنے زیارت کی جنت مین آنحضرتؐ کی اونکی منزل مین پس گویا اوسنے خدا
کی زیارت کی راوی نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللهؐ کیا معنے ہین اس حدیث کی کہ محدثین نے جو روایت کی ہی
ان ثواب لا اله الا الله النظر الی وجه الله یعنے تحقیق ثواب لا اله الا الله کا ہی دیکہنا طرف
موہنہ خدا کے فرمایا جو شخص وصف کرے خدا کو ساتہہ موہنہ کے یعنے کہے کہ خدا کی معاذ الله موہنہ ہی مثل مخلوق کے
موہنہ ہونگی تو تحقیق وہ شخص کافر ہے لیکن وجہہ خدا گویا انبیا اور رسول اور ائمہ ہدے ہین کہ یہہ سبب حجت اور
دلیل خدا ہین یہہ وہ ہین کہ لوگ متوجہ ہوتی ہین انکی سببسے طرف خدا کی انکی ہدایت سے اور ہدایت پاتے
ہین اونکی موہنہ سے دین حق کی اور پہچانتے ہین دین خدا کو اسیطرح خدا تعالے نے فرمایا ہی کل من علیها
فان ویبقی وجه ربك ذی الجلال والاکرام یعنے ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور باقی رہیگا
وجہ تیرے پروردگار کا کہ پروردگار صاحب جلال و اکرام ہے الحاصل کہ وجہہ سے مراد یہان بہی دین پروردگار
یا عظمت و جلالت ہی اوسکی حکم کی فقط اور ایک جگہہ قرآن مین ہی وجوه یومئذ ناضرة الی ربها
ناظرة یعنے کتنے موہنہ اوس روز تر و تازہ اور خوش ہونگی طرف ثواب پروردگار اپنے کے نظر کرنیوالے
یعنے موہنہ روشن اور چمکتی ہوے ہونگی مومنونکی منتظر ثواب کی تو مراد نظر کرنے سے طرف پروردگار
کے چشم داشت ہی پروردگار سے ثواب موعود کی یہہ تاویل نہو تو جسمیت خدا کی معاذ الله لازم آتی
ہے اور یہی قرآن مین ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود یعنی جس روز

۲ اور طرف دین خدا کی یعنی لوگ موہنہ کرینگے دین مین طرف خدا کی ۱۲

روز حجاب اوٹھا دیا جاوی ساق سے اور پکارے جاوین طرف سجدہ کے تو مراد بیان کشف ساق سے
سختی اور شدت حال کی ہے کیونکہ شدت اور سختی مین بسبب بیقراری اور اضطرار کی ساق یعنے پنڈلیان
کھل جاتی ہین اور نہ یہہ کہ معاذ اللہ ساق سے ساق خدا تعالے ہووے کہ وہ ایک عضو ہی جیسے کہ جاہل لوگ
توہم کرتے مین اور سینونکا مذہب ہی چنانچہ حنبلی اونکی تو بالکل خدا کی جسم ٹھہراتے ہیں پاون تجویز کرتے مین اور
ایک آیت ہی قرآن مین اَن تَقُولَ نَفسٌ یَا حَسرَتَا عَلیٰ مَا فَرَّطتُ فِی جَنبِ اللہِ یعنی وہ کہ
کہوے کوئی نفس کہ ہاے افسوس ہے اوپر اوسکی کہ تقصیر کی بیچ طاعت خدا کی تو مراد جنب سے یہان طاعت ہے
نہ یہہ کہ معاذ اللہ لفظی معنی کہ پہلو ہی اور مثل آیہ نَفَختُ فِیهِ مِن رُوحِی تو مراد روح سے روح ہی کہ مخلوق
پروردگار ہی کہ آدم اور عیسی مین خلق کی تھی محض قدرتی بی واسطے سے تو اضافت روح کی طرف خدا تعالے
کے بمعنی مخلوقیت روح کے ہی نہ معاذ اللہ بمعنی حلول تو معنی یون تاویل مین کر ہیونگی بیچ اوسمین روح
مخلوق اپنی جیسے کہ اسیطرح اضافت بیت یعنے گھر کے اور عبد کے اکثر جگہ ہے مثلاً بیتی اور عبدی اور جنتی و ناری
و سمائی و ارضی یعنے گھر مخلوق میرا اور بندہ مخلوق میرا اور بہشت مخلوق میرا اور دوزخ مخلوق میرا اور آسمان
مخلوق میرا اور زمین مخلوق میرا اور سوا انکی بہتیری جگہ اسی طرح سی ہی ایک جگہ قرآن مین ہی بَل یَدَاہُ
مَبسُوطَتَانِ یعنی نعمت خدا کی بیچ دنیا و آخرت کی پہیلائی گئی ہی یعنے فراخ ہی شامل ہے سبکو تو مراد
یدین سے نعمت ہی دنیا و آخرت کی نہ معاذ اللہ دو ہاتھہ جیسے کہ حنبلی اور یہود خیال کرتے مین ایک جگہ قرآن
مین ہے وَالسَّمَاءَ بَنَینَاهَا بِاَیدٍ یعنے آسمان کو بنایا ہمنے ساتھہ قوت کاملہ کے تو مراد اید سے
قوت کاملہ ہے نہ ہاتھہ اور قرآن مین ایک جگہ ہے یَا اِبلِیسُ مَا مَنَعَكَ اَن تَسجُدَ
لِمَا خَلَقتُ بِیَدَیَّ یعنے ای شیطان کس چیز نے منع کیا تجھکو اس سے کہ سجدہ کرے تو خاص
اوسکو جسکو کہ خلق کیا مینے ساتھہ قدرت اور قوت اپنی کے یعنے آدم کو تو مراد ید سے قوت و قدرت
ہے نہ معاذ اللہ ہاتھہ اور ایک جا ہی قرآن مین وَالاَرضُ جَمِیعًا قَبضَتُهُ یَومَ القِیٰمَةِ
یعنے زمین تمام مملوک و مقبوض خدا تعالے ہے روز قیامت کو بے شرکت غیر کے تو قبضہ سے مراد ملک
خدا ہے کہ اوس روز کوئی سوا اوسکے یا ساتھہ اوسکے مالک نہین نہ یہہ کہ معاذ اللہ خدا کی ہاتھہ اور

مٹھی ہو اور قرآن مین ہے وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ یعنے آسمان لپیٹی ہوے ہونگی ساتھ
قدرت کاملہ حق تعالے کے تو مراد یمین سے قدرت کاملہ ہے نہ داہنا ہاتھ معاذ اللہ اور قرآن مین ہی وَجَآءَ
رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا یعنی آیا امر خدا اور فرشتے صف صف تو مراد آنے سے خدا کی آنا
امر خدا کا ہے نہ یہہ کہ آیا خدا کوہی آدمی بن کے معاذ اللہ جیسے کہ سُنّی حنبلی کہتے ہین کہ توبہ توبہ خدا تعالے شب جمعہ
کو گدہی پر سوار آتا ہی دنیا مین نعوذ باللہ من خبطہم الباطلة اور جیسے قرآن مین ہی كَلَّآ اِنَّهُمْ
عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ یعنی حاشا تحقیق وہ کافر روز قیامت کو ثواب پروردگار سے محروم
ہونگے تو عن ربہم سے مراد عن ثواب ربہم ہے اور جیسے قرآن مین ہی هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ
يَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ یعنی نہین نظر کرتے کافر مگر یہہ کہ لیوے اونکو عذاب خدا تو مراد یاتیہم اللہ سی عذاب خدا ہے
اور قرآن مین ہے مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى یعنی جو شخص کہ واجب ہوا اوسپر غضب میرا
پس وہ ہلاک ہوا تو مراد غضب سے عذاب ہے نہ وہ غضب کہ صفات انسانی سے ہی جیسے مراد رضا خدا سے
ثواب ہی اور قرآن مین ہے تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ یعنی جانتا ہے
تو عیب میرا اور نہین جانتا مین جو کہ تیرے غیب مین ہے تو مراد نفس سے غیب ہے یعنی غایب باطنی بات
غیر ظاہر نہ جوہر جو متعلق ساتھہ قلب یا دل کے ہی اور جیسے کہ آیہ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ یعنی ڈراتا
ہی تجھکو خدا تعالے انتقام اپنے سے تو یہان مراد نفس سے انتقام ہی یعنی سزا اور جیسے کہ آیہ اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تحقیق خدا تعالے رحمت کرتا ہی پیغمبر کو اور فرشتے اوسکی پاک استغفار کرتے
ہین اور آیہ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ یعنی خدا تعالے ہی وہ کہ رحمت کرتا ہے
اوپر تمہارے اور فرشتے اوسکی پاک استغفار کرتے ہین تو مراد صلواۃ خدا تعالے سے رحمت ہی نہ صلوۃ
آدمیون جیسے کہ آدمیونکی صلواۃ دعا ہی اور مراد صلواۃ فرشتونکی استغفار ستغفر کیہ ہی ستایش ہی اور
آیہ مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ یعنے فریب کیا اونہون نے اور جزا مکر کے
دیویگا خدا اونکو اور وہ بہترین جزا دینے والا ہی مکر کے اور آیہ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ
هُوَ خَادِعُهُمْ یعنی فریب کرتے ہین خدا سے اور خدا جزا اونکی فریب کی دینی والا ہی اور آیہ

وَاللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ یعنی خدا تعالے جزا اونکی استہزا کی دیویگا اور آیہ
سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ یعنے جزا اونکی تمسخر کی دیویگا اور آیہ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ
یعنے وہ بہول گئی خدا کو اور جزا دیگا خدا اونکی بہولنی کی تو مراد ان آیتون مین مکر اور فریب اور استہزا
اور تمسخر اور نسیان سے یہہ ہی کہ خدا تعالے کام کریگا اونسے انکی کرنی کی موافق یعنے جزا دیگا انکو انکی فعلون کے
سو اونکی طرح سے فرمایا انکی الفاظ مستعملہ سے نہ یہہ کہ معاذ اللہ خدا تعالے حقیقۃً مکر و فریب وغیرہ افعال
مذکورہ کا مرتکب ہو کیونکہ وہ پاک اور منزہ ہی ان باتونسے چنانچہ عقل سلیم بہی گواہی دیتی ہی اسکی اور سوا
اسکی اور بہتیرے آیتین ہین ایسی کہ بغیر تاویل کے ہرگز وہان لفظی معنی روا نہین سو اسیطرح جن حدیثون مین بہی
ایسی قسم کے الفاظ ہون تو وہان بہی اسیطرح ماؤل ہین لیکن بعضے اخباری صاحبون مین سے نہ ظاہر مین
تو دعوی ہے اخباریت کا اور باطن مین پیرو غلات کے جو اعتقاد غلات جیسا رکہتے ہین لوگونکی دکہلانیکو
واسطے عیب پوشی کی اپنی ایسی مقولات مین تاویل اور مجاز کو ظاہر کرتے کہ جہان صاف مظنہ تشبیہ مفضی بکفر
ہی چنانچہ ازانجملہ علی نفس اللہ کہنا ہی کہ جب اسی کہنے پر کوئی دارگیر کرے تو تاویلات رکیکہ ذمار و اسے
پیش آتی ہین از بس واضح ہے کہ اگر حقیقۃً دیکہو تو صاف یہی یہہ کہنا کفر ہے کیونکہ مخلوق و مصنوع خالق نفس
خالق صانع نہین اور جو کہوین کہ مجازاً کہتے ہین تو یہ بہی صریح ناجائز اور ناروا ہے کیونکہ تم جیسے مجاز کی مجال نہین
ظاہر ہے کہ خالق اور مخلوق مین کسی طرح کی مجانست نہین بلکہ دیکہتے ہو ظاہر ہو چکا ہی کہ خالق وہ ہی کہ
لیس کمثلہ شی و لا یقاس بشی اور کسی حدیث و خبر سے اطلاق و استعمال ایسے کلمہ کا انبیا و ائمہ کی لئے
نہین پایا جاتا تو پہر کونسا قرینہ کونسی مجانست کونسی خبر تمہین اجازت دیتی ہی اس جرات و جسارت
کی جس مجاز سے مظنہ تشبیہ صاف ظاہر ہے اور کوئی تاویل معتد بہ نہین کیونکہ اگر بقیاس نفخت فیہ من
روحی ای روح مخلوق نفس سے مراد نفس مخلوق لیوینگی تو قطع نظر ارتکاب ممنوع العقیدہ اور خلاف دما
اونکی بہی کوئی مفاد اور حسن مدح حاصل نہین بلکہ مفاسدہ اور غور سے دیکہو تو مثل سائر الناس کہنا
ہی کیونکہ عقل سلیم جانتی ہی کہ اس کہنے سے کوئی فضیلت نہین حاصل ہوتی سب نفس مخلوق خدا ہین
ہان نفس رسول کہنا البتہ بموجب نص قرآنی اور مجانست بہی ظاہر اور فضیلت ہویدا تو نفس ر

کہنے میں بجز مظنۂ تشبیہ کے کہ سراسر سورث شرک و کفر ہے کوئی مفاد حاصل نہیں اگر بخیال تاویل آیہ تعلم ما فی نفسی نفس کو بمعنی غیب اس جگہ بھی تاویلاً کام فرماویں یا جواز سر ہتد پر قیاس کریں تو بھی صاحب ادراک سلیم غور کریں کہ کوئی فایدہ مدح و فضیلت معتد بہ بجز مظنۂ تشبہ اوس میں بقیف کلمات اخبار ائمہ اور علمائے ستدین کے حاصل نہیں کما لا یخفی علی الماہر الفطن البتہ نور خدا کہنا بموجب حدیث نورا و نیفا و مدح فضل اور حسن صفت نور مخلوق خدا مثل روح مخلوق خدا متحسن بلکہ احسن کیونکہ فضیلت خلقت نور انکی خصائص و فضایل سے ہی ظاہر ایہہ اکثر کم پایہ الفاظ زیارات ماثورہ دیکھہ کر دہوکی میں پڑتے ہیں لیکن بحر میں دیکھتے نہیں کہ وہاں کس رنگ و ڈہنگ سے ہیں وہان مظنۂ تشبیہ نہیں بیان صاف مظنۂ تشبیہ ہے سویا وہو گا خبر محمد بن عرفہ میں جو ذکر قدرت باری میں اوپر مذکور ہوئی ہے کہ صرف مظنۂ پر آلہ ہونے قدرت کی امام نے قائل کو مشرک فرمایا تو قائل علی نفس ہتد کا مشرک تو بطریق اولی ہویدا ہوگا اور قیاس اسکا متشابہات کتاب و سنت پر اور خیال مبالغہ بہی بیان موث ضلالت و ضلال اور ناروا اور خام خیال ہے اکثر مخالفین غلات وغیرہ اس قسم کے الفاظ میں جو کہ حسب تصریح صدر تاویل میں دہوکا کہاتے میں اور جا ضلالت و ہلاکت میں پڑتے ہیں

صدق مولانا امیر المؤمنین هلك فيّ اثنان ولا ذنب لي محب غال وعدو قال

یعنی جناب امیرؑ نے فرمایا کہ ہلاک ہوتے ہیں درباب میرے دو شخص ایک تو دوست حد سے گذرنے والا یعنی جو کہ مجہکو معاذ اللہ مثلاً خدا انکی نسبت اور خدا کی صفات مخصوصہ کی نسبت خلاف حکم خدا رسول دیوے اور ایک دشمن شدید بغض کہنے والا اور آقا امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ یون ہی فرمایا یهلك فيّ اثنان ولا ذنب لي محب مفرط ومبغض مفرط وانا ابرء الى الله ممن يغلو فينا فيرفعنا فوق حدنا كبراءة عيسى بن مريم من النصارى یعنی ہلاک ہوتے ہیں میرے باب میں دو شخص ایک تو دوست حد سے گذرنے والا دوسرا دشمن حد سے گذرنے والا اور میں ابرا کرتا ہوں طرف خدا کے اوس شخص سے کہ حد سے زیادہ گذرے بیچ ہمارے پس بلند کرے ہمکو زیادہ ہمارے حد سے اور تہوڑے دور بعد فرمایا کہ یہہ دو تو شخص گمراہی میں پڑتے ہیں جو شخص کہ دعوی کرے واسطے انبیا کے خدائیکا اور واسطے ائمہ کے خدائیکا یا نبوت کا یا واسطے غیر ائمہ کے امامت کا ہم اوس سے بیزار ہیں

بین بیچ دنیا و آخرت کے اور بہی عیون اخبار الرضا اور کافی مین حدیث طویل ہے اسباب مین حاصل
اوسکا اس جگہ مختصر لکہا گیا ساتہہ توضیح کے جاننا چاہیے کہ پروردگار عالم نے بلحاظ اسکی کہ آدمی سے کلام حسب
اوسکی فہمید اور سمجہہ کے کرنا چاہیے چنانچہ از بس مشہور ہے کلموا الناس علی قدر عقولہم
بموجب محاورہ اور عادات اونکی کلام کے کلام نہایت مناسب اور ضرور جانا کہ وہ بخوبی سمجہہ سکین اور
تعمیل احکام مین کوئی حجت کسیکو باقی نہ رہے تو ایسے الفاظ و اسما سے خطاب فرمایا جسے یہہ سمجہین
اور اپنی لئی بہی ایسے اسمائے صفاتی اختیار کئی جنسے کہ لوگ وقت طاعت و عبادت کی پکارین اور خود بہی
اوہنین لفظ لیسے اونکو اپنی قدرت کاملہ سے خطاب فرمایا اور کلام کیا کہ یہہ اسمین بہی ایسے الفاظ
سے خطاب کرتے ہین چنانچہ مثلاً سمیع و بصیر و خبیر و قوی و قاہر و عالم و حی و قیوم اور مانند
انکی بہتیرے اسمائے صفاتی ہین کہ مشہور ہین سو بسبب اشتراک ان نامونکی بہتیرے انہین کی مخلوق کے
لئی بہی مستعمل ہین اور بہتیرے اسمائے صفاتی بحسب ظاہر مشترک ہین یعنی پروردگار عالم بہی انکی ساتہہ موصوف ہے
اور مخلوق بہی خصوصاً اکثر اسمائے مشترکہ نیک صفاتونکی سبب خدا اور ائمہ ہدی مین بہی مشترک پائی جاتے ہین
غالیون نے تو واسطی ثابت کرنے غلو کے اور قالیون نے بسبب دشمنی کی بطریق اعتراض کے ائمہ سے کہا کہ تم تو
کہتے ہو کہ خدا تعالی کی مانند مرتبہ کمال اور صفت مین کوئی نہین تو تم ایسی صفتونکی نامو نہین کیونکر شریک
ہوگئی اور اپنے نام بہتیرے ویسے کیون اختیار کئی جب تمنی ویسے نام رکہی تو یہہ دلیل ہے اسبات پر
کہ تم بہی مثل خدا کی ہو معاذاللہ سو اونکو جواب دیا گیا اور قائل کیا گیا کہ فی الحقیقت پروردگار نے
لازم کئی ہین اپنے بندونکی لئے بعض بعض اسما اپنے اسما سے لیکن نفس الامر اور حقیقت مین معانی مختلف
ہین یعنے جسطرح سے خداتعالی کے لئی معانی اونکی بالذات بے احتیاج کسیکی صادق ہین اور اوسمین
پائے جاتی ہین ہم مخلوق مین ہرگز اوسطرح نہین یعنی مثلاً صفت ہی علم کی کہ پروردگار جو عالم کہا جاتا
ہے تو صفت علم اوسمین بالذات ہی اصلی بغیر حاصل کرنیکے یا سیکہنے کے غرض بغیر کسی احتیاج کی اور یہہ بات
بہی اوسکی لئی نہین کہ وہ پہلے کسی چیز کا عالم نہین تہا پہر اوسمین علم پیدا ہوگیا یا یہہ کہ معاذاللہ علم
اوسکا کبہی جاتا بہی رہے بلکہ وہ عالم بالذات ہے بغیر احتیاج کسی سبب اور عدد فکر و غور وغیرہ مبہم کے

اسباب کی اور علم اوسکا کبہی نہین جاتا اور مخلوق کو جو عالم کہتے ہین تو اوسکا علم بالذات نہین
بلکہ پیدا ہوتا ہی سیکہنے سے یا الہام سے یا وحی سے اور ہمیشہ سے مخلوق عالم نہین اور محتاج ہی ساتہہ
فکر و غور کے اور یا الہام و القا کی اور بہتیرے اسباب کی اور پیدا کنندہ کی اور اوسکا علم جاتا رہتا ہی ایک
وقت علم ہی ایک وقت نہین یا مثلاً صفت سماعت کی ہی کہ پروردگار عالم کا جو سمیع نام ہی یعنے سننے والا
تو وہ کسی سوراخ سے کان کی یا کیسی اشارہ سے ہونٹ کی نہین سنتا اور سمجہتا بلکہ سب کی باتین آواز
اور غیر آواز اوسپر اوسکی علم ذاتی سے منکشف ہین نہ اسطرح کہ جیسے مخلوق بسبب سوراخ کانونکی یا ہونٹ ملنے کے
اشارون سے سنتے ہین او سمجہتے ہین اور اسیطرح صفت بصارت کہ خدا کا نام بصیر بہی ہی اور مخلوق کا بہی تو خدا
جو دیکہتا ہی تو قدرت کاملہ ذاتی سے سب کچہہ اوسپر ہویدا ہی بغیر کسی احتیاج اور سبب پتلی آنکہہ کے یا اشارہ کے
اور مخلوق جو ہی وہ محتاج ہی آنکہہ کی بصارت وغیرہا کا اور اسیطرح صفت قیام کی کہ خدا تعالے کا جو قایم نام ہے
تو معاذ اللہ نہ اسطرح کہ وہ کہڑا ہوتا ہے پاؤنسے جیسا کہ مخلوقات بلکہ مخلوقات محتاج ہی پاؤنکی قوت کے
بہتیری باتونکی اور پروردگار جو قایم کہلاتا ہی تو معنے یہہ ہین کہ وہ ہمیشہ حافظ اور موجود ہے اور باقی
اور کافی ہے کہ ان معنونمین یہہ لفظ ہمارے تمہارے محاورہ مین بہی بہت مستعمل ہے سو اسیطرح سے لطیف ہی کہ
حقیقت پروردگار عالم کو لطیف کہو تو یہہ معنی ہین کہ پروردگار عالم پاک اور بری ہی اس سے کہ دریافت ہوسکی یا عقل
اوسے پاسکی یا خوض اور فکر اور تعمق سے جانا جاوے حال اونکہ موجود ہے کوئی شے باہر نہین اوسکی قدرت اور وجود
باوجودیکہ اور وہ کسمین نہین کہا جاتا بالجملہ وہ پاک ہی اس سے کہ کسیطرح سے حد کیا جاوے ساتہہ کسی ایسے صفت کے
اور لطافت جو مخلوقات سے نسبت کیجاتی ہی یعنے مخلوق کو جو لطیف کہتے ہین تو وہان چہوٹا پن اور کمی
اور صفائی اور نزاکت طبع وغیرہ باتین مقصود ہین اسیطرح سے خبیر ہی کہ حقیقت یہہ نام ہی خدا تعالے کا تو معنے
یہہ ہین کہ وہ ہر شے پر خبر رکہتا ہی یعنے کوئی شے اوس سے غایب نہین بغیر کسی احتیاج اور سبب اور تجربہ
یا آگہی دینے والی چیز کے کیونکہ وہ ہمیشہ سے خود بالذات خبر رکہتا ہی اور مخلوق جو خبیر کہلاتا ہی تو وہ محتاج
بمخبر و تجربہ و اسباب ہوتا ہی تو اسمین شک نہین کہ اسماء صفات مذکورہ بظاہر مشترک ہین اور جمع ہوتی ہین
پروردگار کے لئے بہی اور مخلوق کی لئے بہی لیکن معانے مختلف ہین و قس علی ہذا بہتیرے اسماء اسیطرح سے

ست ہین کہ تفصیل اونکی موجب تطویل ہے شال کے لئی اسیقدر پر اکتفا ہی المختصر کہ معانے حقیقت بین مختلف
ہین اگرچہ لفظ و اسما مشترک ہین اور یہہ بات یعنی یہہ کہ ایک لفظ ہو اور معنی مختلف ہون یعنے ایک لفظ ہو
اور دو یا زیادہ معنی ہون یا ایک معنی حقیقی اور ایک مجازی ہو نحو مین ہمارے زبان اور عادت او محاورہ مین
بہی بہتیرے جگہ موجود ہی اور اوسپر کلام لوگونکی دلیل ظاہر ہے چنانچہ مثلاً لفظ عین ایک لفظ ہی اوسکی کتنے
معنے ہین انکہہ اور چشمہ اور چشمہ زانو اور آفتاب اور دیدبان اور جاسوس اور مال اور نفس وغیرہا یا لفظ
مولی ایک لفظ ہی اوسکے کتنے معنے ہین اولی بامر ف اور آقا اور سردار اور غلام اور چچا کا بیٹا اور دوست اور ہمسایہ
اور ہمسایہ اور مددگار وغیرہا معانی کثیرہ یا لفظ نظر کہ اوسکی معنے ہین دیکہنے کے کسی چیز کو ساتہہ تامل کے
اور بہی چشم داشت کی امید کے اور مثلاً شیر اور گدہا یا کتا اور شیرین اور تلخ وغیرہ اکثر نام ہین کہ انسان کو مثلاً
جسوقت کہتے ہین کہ فلانا آدمی شیر ہے یا گدہا ہے یا کتا ہی یا میٹہا ہی یا کڑوا ہی یا سوا اسکی تو یہہ مراد
ہرگز نہین ہوتی کہ وہ آدمی شیر یا گدہا وغیرہ اصلی و حقیقی ہے بلکہ مجازاً بولتی ہین تو ظاہر ہی کہ ہمارے
استعمال مین ایک لفظ دو معنو مین کہ حقیقی اور مجازی ہون بہی استعمال ہوتا ہی ایک معنی حقیقی بطریق اصلی اور کمال
حقیقت کے اور دوسرا بطریق غیر حقیقی اور غیر کمال کے تو جتنے اسما کہ اوسکو ہوئے جسوقت پروردگار عالم پر اطلاق
کئی جاتے ہین وہ بطریق حقیقت اور اصلیت اور کمال ذاتی کے ہین اور جب مخلوق پر اطلاق کئی جاتی ہیز
تو بطریق غیر حقیقت اور عدم کمال کے بولی جاتے ہین کیونکہ خدا مین بالذات بغیر احتیاج کی اور سب مخلوق ہین
کہ وہ خود ممکن و محتاج ہین کیسی ہی صفات اور اسما حسنے پا جاوین اور اطلاق کئی جاوین عطا پروردگار
اور عنایت سے اسکی ہین تو مشترک ہونے سے اسما کی معاذ اللہ شرکت ساتہہ خدا کی نہین ہوسکتی بلکہ مولف
کہتا ہی کہ کمال حمق ہی ملات وغیرہ معترضین مخالفین کا کہ صرف ائمہ کو ایسے خیالون پر معاذ اللہ وہ شریک
گردانین خدا کا خدا کی بہتیرے صفاتین اور اکثر اسما عام تمام انسانو نمین بہی اسیطرح مشترک پا جاتی ہین تمام
یہہ کہ اونہیں کم ہین تو اونہین ائمہ کی شریک و شبیہ کرنیکی معاذ اللہ کیا خصوصیت ہی وہ بہی مثل صوفیہ معتزلہ
اللعن کے تمام حیوان و انسان کی لئی بصدائے ہمہ اوست اپنا موہنہ کالا کرین تو زیبا ہی ف واضح ہو
پیغمبر اور ائمہ کہ درباب اعتقاد اونکی اپنی جگہ جہاں [illegible] اور [illegible] مدائح اونکی واضح ہونگی اگرچہ

ہم تمام مخلوقات کی نسبت ہزاران ہزار بلکہ بے شمار درجون کر اعلی اور افضل ہین لیکن من حیث الخالق
والمخلوق نسبت اونکی ساتہہ خالق کل مخلوق کی یہی ہی کہ پروردگار عالم کے بندہ ہونے مین نسبت جنس مخلوقات
ہین اور صفات مختصہ پروردگار عالم مین مثل تجرد اور توحید اور خالقیت اور رازقیت اور بے نیازی وغیرہا صفات
مختصہ باری کی ہرگز شریک او شبیہ نہین کرنا چاہیے یہہ صفاتین حقیقۃً سواے خاص ذات پاک پروردگار کے
کسی فرشتہ یا انبیا یا اوصیا یا اولیا غرض کسی مخلوق کی لئی نہین طالب ایمان پر اسی عجالہ مین انشاء اللہ تفصیل
اپنے مقام پر ظاہر ہوگا کہ درباب تفویض حضور جناب حضرت امام بحق جعفر صادق ؑ مین زبانی اولاد عبد اللہ
بن سبا کے عرض ہوے کہ ایک شخص کہتا ہی کہ خدا تعالے نے محمدؐ و علیؑ کو پیدا کیا اور سونپ دئیے اونکو تمام کام عالم کے
پہر ان دونون بزرگون نے تمام عالم کو پیدا کیا اور رزق دیا اور زندگی اور موت دی حضرت امام نے فرمایا
کہ جہوٹ کہا دشمن خدا نے اور آیہ ام جعلوا للہ شرکاء ارشاد کی تا قل اللہ خالق کل شیء
وھو الواحد القہار یعنی آیا مقرر کئے ہین اونہون نے واسطے اللہ کے شریک کہ پیدا کیا اونہون
نے مانند پیدا ایش اوسکی کے کہ متشابہ ہوگیا ہو پیدا کرنا تونکا اوپر اون کفار کے کہہ تو ای محمدؐ کہ اللہ پیدا کرنے
والا ہی ہر چیز کا اور وہ اللہ اکیلا ہے غالب فقط ہان انبیاؑ اور خصوصاً ہمارے پیغمبر آخر الزمان ختم المرسلینؐ
اور اونکی اہلبیت طاہرہؑ اسمین شک نہین کہ تمام مخلوقات سے اسبب اعلی اور افضل اور ممتاز و مرتاض ہین کہ
پروردگار عالم نے واسطے تصدیق نبی اور اوصیا کی معجزات عطا کئی یعنے وقت حاجت انکی ہات سی معجزات
جاری کئی اور وہ انکی زندگی اور موت وغیرہ امورات مین جاری کرتا ہی چنانچہ احادیث کثیرہ ائمہ سی متواتر
ہویدا ہی جناب صاحب العصر والزمان علیہ وعلی ابائہ الکرام الف الاف الصلوۃ والسلام توقیع رفیع مین
فرماتے ہین کہ پروردگار عالم وہ ہے کہ پیدا کیا اوسنے اجسام کو اور قسمت کئی رزق نہین ہی وہ جسم نہین ہے
وہ حلول کرنیوالا جسم مین نہین ہی مثل اوسکی کوئی شے وہ ہی سمیع و بصیر تحقیق ائمہ سوال کرتے ہین خدا سے
پس خدا پیدا کرتا ہے اور ائمہ سوال کرتے ہین پس خدا رزق دیتا ہی فقط الحاصل کہ انبیا اور ائمہ معصومین
جو دعا کرتے ہین جسکا ترجمہ ہے چاہنا تو جو یہہ خدا سے چاہتے ہین تو واسطے اظہار انکی معجزہ کی پروردگار
انکے ہاتہہ پر فوراً جاری کرتا ہے تو صفات مخلوقیت مذکورہ مین خالق سے وہی نسبت ہے جو کہ

جو کہ مخلوق کو ہوتی ہے یعنے احتیاج بخالق کہ پروردگار عالم ہے جل جلالہٗ مگر او مخلوق رعایا
برایا سے جو انکو فضل و امتیاز اور فخر و اعجاز پروردگار نے مرحمت کیا ہے مثل عصمت و طہارت اور قرب
منزلت اور خرقِ عادات اور معجزات اور علم لدن اور کمالات وہ اور مخلوق مین نہین بلکہ کسی اور
مخلوق کو اون صفاتِ حسنہ مین نسبت بہی نہین الحاصل کہ بہتیرے اسمائے صفاتِ حسنہ مشترکہ اور اسمائے
غیر مختصہ ہین کہ تمام مخلوقات اور خالقِ ارض و سموات اونمین مشترک اللفظ ہین تو اس سے شرکت اور
تشبیہ نہین لازم آتی اور ہرگز ایسا خیال نہین چاہیے کیونکہ وہ صفاتین بالذات اور بوجہہ اکمل اور اتم
دبی بنانے خاص پروردگار ہی مین ہین اور مخلوق مین بوجہہ احتیاج تو سعات مختلف ہین اور یہہ تمام مخلوقات
اور انبیا و اوصیا خصوصاً پیغمبر آخر الزمان و ائمہ ہدیٰ مین جو صفات مشترک ہین تو رعایا مین اور انہین
بہی اپنین نسبت خصوصیت اور کمال و نقص کی ہے یعنے انبیا و ائمہ مین نسبت اور مخلوقات کے جو کمال و فضل
ہے وہ کسیکو نہین مثلاً جو علم انبیا کو بطریق الہام و وحی و القائے حضرت باریکی حاضر و غائب کا ہوتا ہی اور ائمہ
کو باخبار و تعلیم پیغمبر ہے کسی اور مخلوق کو اصلاً اوس سے نسبت نہین آنکو جو بی کسب بعطائے الٰہی حاصل ہے انکو
بکسب نہین ان ائمہ بہتیرے صفاتِ حسنہ مین ممتاز اور اعلیٰ اور افضل ہین سب مخلوقات رعایا سے کہ تفصیل اوسکی
بابِ اعتقادِ ائمہ مین بیان ہوگی یہان مختصراً بطریق تنقل اتنا بس ہے کہ ائمہ وہ مخلوق مین کہ اونکی سایہ نہین
ہوتا ائمہ وہ مخلوق مین کہ کلمہ شہادتین پڑہتے ہو ماکی پیٹ سے پیدا ہوتے ہین سوتے مین آنکہین اونکے
اور نہین سوتا دل اونکا پس پشت کیطرف کی چیز ایسے دیکہتے مین جیسے سامنے ہے اونکا تمام اعدا اور احبا کی تا
قیامت اونکو معلوم ہوتے ہین بتعلیم پیغمبر ائمہ مؤید ہین ساتہہ روح قدس کے اونکی لئی ایک عمود نور ہے کہ دیکہتے ہین
اور سبکو بوحی و تعلیم پروردگار ہم
تمام اعمال اور لوگونکی مگر ہان بسط و قبض ہے اونکی لئے ہی کہ جب بسط ہی تو سب معلوم ہوتا ہی اور جسوقت
قبض ہے تو نہین یہہ ایک صفت ہی علم کی کہ انسے اور مخلوق کو کیا نسبت غلات حمقا ایسی ہی باتون سے جو
توہم مین پڑتے ہین یہہ کوتاہی فہم ہے اونکی نہین دیکہتے کہ انبیا و ائمہ سب مخلوق ہین باپ کی صلب
سے ماکی پیٹ سے پیدا ہوتے ہین تناکح و تناسل ہوتا ہے صحت اور مرض اور کہانا پینا بول و غائط سونا جاگنا
زندگی موت وغیرہا صفاتِ ظاہری ناس اکثر عارض ہوتے ہین پہر خدا اور شبیہ خدا کہنا یعنے چہ کوئی عقلمند

آدمی نہین تجویز کرسکتا کہ جس شخص مین باتین عباد کی اور احتیاج ضروری عباد کی موجود ہون اور مشہود ہون اور خود وہ اقرار بہی کرے مخلوقیت وعبدیت کا پہر اوسے خالق ومعبود کہا جاوے اور نفس الامر مین اگر غور کیا جاوے تو خود یہہ حمقا اپنے خالق ومعبود کو جہوٹا جانتے ہین کہ صفات قبیحہ سے یعنی کذب سے اپنے خالق کو متصف سمجہتے ہین اور رد کرتے ہین اوسکی حکم کو کیونکہ وہ تو اقرار کرین عبدیت کا اور منع کرین کہ ہمکو خدا نکہو چنانچہ تمام کتب احادیث اسی سے بہر رہے ہین حتی کہ نماز مین تشہد خاتمہ نماز ہی اقرار عبدیت رسول مقبول قبل از اقرار رسالت کے ہے اور پیغمبر خدا ص تاکید پر تاکید فرماوین کہ مجہی عبد کہو چنانچہ آغا امام رضا سے مختصراً لکہا جاتا ہی کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا ص نے کہ مت اوٹہاو مجہکو زیادہ میرے رتبہ سے تحقیق پروردگار نے مجہی بندہ کر کے قبل اسکی کہ پکڑے مجہی نبی یعنے بندہ پیدا کیا پہر نبی گردانا اور ظاہر ہے کہ ائمۂ از جناب مولی تا مہدی اوصیا آل اہلبیت ذریت انہین رسول مقبول کے ہین بالجملہ یہہ سب تو اقرار کرین کہ ہم بندگان خدا ہین اور موید بروح قدس بے شک اور یہہ خود تاکید کرین کہ پروردگار لاشریک و بی نظیر یکتا معبود ہے اور یہہ غلات حمقا اونہین کو خدا کہین ان ہذا لشی عجاب بلکہ جب واضح ہی کہ علم اور معجزات اور صفات حسنہ جو کہ اونمخلوق مین ہین وہ عطاے خالق علام الغیوب سے انہین مین جو کہ انکی خصایص سے ہین تو یہہ کمال عظمت قدرت حضرت ذوالجلال اور ظہور ثبوت کمال عظمت قدرت عطاے پروردگار اور کمال قرب ومنزلت اور علو مرتبت انکا کیون نہین خیال کرتے کہ یہہ ایسے مخلوق نوری ہین کہ اوسنے اپنے ان مخلوق کو بعطاے علوم فضایل خاص ایسا ممتاز کیا تو یہہ دلیل زیادہ ہی کمال وحدت اور عظمت وجلال اور قدرت کاملہ پروردگار یکتا و بے مثال وخالق بے ہمتا پر نہ کہ معاذ اللہ شرکت وتشبیہ پر یاد رہے کہ عقل ہنا نکو پروردگار عالم نے بڑی نعمت عظمی جوہر لطیف بی بدل شی عطا کی ہے اور یہہ بہی اہل حق کے نزدیک ایک حجت ہی پروردگار کی برخلاف اشاعرہ کی کہ وے عقل سے بے بہرہ ہنکر اسکی حجت کی ہین آغا امام موسی کاظم ع فرماتے ہین کہ پروردگار کی دو حجتین ہین خلقت پر ایک حجت ظاہری اور ایک باطنی حجت ظاہری تو انبیا اور باطنی عقل تو قطع نظر نقل کے عقلاً بہی دیکہہ لو کہ جب انہین صفات مخلوق بموجب مفسرہ بالصدر ظاہر ہے کہ موجود ہین تو زیادہ تر اوس خالق یکتا و بی ہمتا کی وجود اور عظمت وجلالت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا خیال کرنا چاہیے کہ یہہ مخلوق ایسے ہین تو وہ خالق جسنے انکو خلق کیا

کیا وہ کیسا ہے جسنے اپنی ان خاص بندوں کو ایسے صفات اور معجزات اور علوم سے ممتاز کیا ہی اور پہر یہہ نیاز مندی مین
اوس بے نیاز کے ایک خبر انکی علم کے تفسیر علماء الاذہان سے مختصراً لکہی جاتی ہی ایک روز حضرت موسیٰ ع
خطبہ پڑہتے تہے ایک شخص نے اونسے سوال کیا کہ کوئی شخص روی زمین پر تم سے زیادہ عالم ہی یا نہین حضرت
موسیٰ ع نے فرمایا کہ کوئی نہین پروردگار عالم کا حکم ہوا کہ یہہ نہ کہو ہمارا بندہ خضر تمسے زیادہ عالم ہی القصہ کہ حضرت
موسیٰ بعد اجازت پروردگار کے حضرت خضر پاس پونہچی اوس حالت مین کہ وہ دریا پر تہے جسوقت یہہ سامنے
گئی حضرت خضر کے تو اونہون کہا کہ السلام علیک یا نبی بنی اسرائیل حضرت موسیٰ ع تعجب مین ہوے اور کہا کہ آپنے
مجہی کیونکر موصوف اس صفت سے جانا اونہون نے کہا کہ جس پروردگار نے تمہین بیان بہیجا اوسنے مجہی یہہ بہی
جا دیا اتنے مین ایک جانور آیا اور اوسنے دریا مین سے ایک قطرہ چونچ مین لیکر اپنے پرون پر ڈالا اور چلا گیا
حضرت خضر ع نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم جانتے ہو اسمین کیا حکمت ہی اونہون نے کہا کہ پروردگار عالم بہتر
جانتا ہی اور جو تم اوسکی غایت سے جانتے ہو فرماؤ حضرت خضر ع نے فرمایا کہ یہہ جو قطرہ اس جانور نے اس دریا کی
چونچ مین لیکے ڈالا حکمت اسکی جانو کہ پروردگار عالم علام الغیوب کے غایت سی جو علم نبی اسرائیل کو ہی تمام جہان
اوس سے عاجز ہے اور جو تمکو ہے تمام نبی اسرائیل اوس سے عاجز مین اور جو مجکو ہی تم بہی اوس سے عاجز ہو
اور پہر بہی جو جو علم مجہکو اور تمکو اور تمام نبی اسرائیل کو اور سبکو ہی دریاے علم حضرت پروردگار علام الغیوب کے
مقابلہ مین بمنزلہ اس قطرہ کے ہی اور فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم ع نے کہ جو سوال خضر اور موسیٰ ہمسے کرتے تو
ہم جواب دے سکتے ہین اور جو سوال ہم اونسے کرتے تو وہ جواب نہ دے سکتی یعنے جو علم پیغمبر خدا اور اونکی
بعد ائمہ ع کو کہ وارث اس علم کے ہین عطا ہی اوسکی آگے علم خضر اور موسی اور تمام نبی اسرائیل اور تمام لوگون
کا اوسیطرح عاجز ہے اور پہر اونکا اور اون سبکا علم دریاے علم پروردگار کے آگی بمنزلہ قطرہ کی ہی ف
بعضے کم بضاعت بے ادب ائمہ ع کو بے محابا مثل سائر ناس کہہ اوٹہتے ہین اور معجزات و فضایل مختصہ و منصوصہ
کے نفسانیت سے عوام کے سامنے گفتگو مین سرخرو چہرہ انکی سنکر ہو جاتی مین مخصوص جہالت یا تجاہل ہے
اور پروردگار و ائمہ اطہار کے حضور مین بلکہ یہان بہی صغار و کبار کے روبرو انجام کو زرد رو ہونا ہے
نہین دیکہتے کہ غلامان خاص باب مدینہ علم اتباع حجج خدا ہمیشہ موجود ہین نور احدی کسی کے اطفا سے نہین

جا سکتا مومنین کو چاہیے دیکھین کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین کہ جابر رض سے حدیث طویل ہی مین مختصر آ
بیان کرتا ہون کہ ایک روز پیغمبر خدا صلعم حال مولود بیان فرما رہے تہی ارشاد کیا کہ ماکی پیٹ مین جو بچہ پڑا ہی تو اگر
لڑکا ہوتا ہی تو موںہہ اوسکا پیٹ یعنی پشت مادر کیطرف ہوتا ہی اور جو لڑکے ہوتی ہی تو پیٹ یعنی شکم کیطرف اور
دونو ہاتہہ اوسکی اپنی رخسارونپر اور ٹہوڑی اوسکی اپنی دو توزانو ون پر شل ہیئت ایک غمگین کے اندوہناک
اور لپٹا ہوا ہوتا ہی انترٹیون مین اپنے ناف کی ہان سے مان کی ناف تک کہ ناف مین سے غذا کہاتا ہی اپنی ماکی کہانے
مین سے اور جب پیدا ہونیکا وقت پونہچتا ہے اور رزق مقدر اوسکا ماکی ناف سے قطع ہو جاتا ہی تو ایک فرشتہ مقرر
کیا ہوا پروردگار کا اوسے صدمہ دیتا ہے غرض وہ روتا ہوا پیدا ہوتا ہی نہایت خوف مین اور درد کہتے ہین کہ اگر
اوسے ہوا ہی لگتی ہی یا ہاتہہ چہوا جاتا ہے تو نہایت دکہہ ہوتا ہے جیسے کہال ادہڑے گوشت کو چہونے سے دکہہ
ہوتا ہی اور اوسے بہوک اور پیاس ہوتی ہی لیکن نہ قدرت کہانیکی ہوتی ہی نہ پینی کی اور درد ہوتا ہی لیکن
فریاد نہیں کر سکتا پروردگار عالم ماکو ایسا مہربان کرتا ہی کہ وہ اوسکی بہوک پیاس کی خبرداری کرتی ہی اور
اوسکی ایک چہاتی مین بہوک کی اور ایک مین پیاس کی غذا کر دیتا ہی المختصر کہ جب تمام تفصیل پیغمبر خدا فرما چکی تو جابر رض نے
عرض کی کہ یا حضرت یہہ حال ہم لوگو نکا ہی فرمائیے کہ آپ کا اور سب انبیا کا اور اوصیا کا پیدایش مین کیا حال ہے
پیغمبر خدا صلعم نے سکوت فرمایا پہر فرمایا کہ تو نے بڑی باتکا سوال کیا کہ نہین متحمل ہو سکتا مگر صاحب اوسکا بہرہ عظیم ای جابر یہ
انبیا اور اوصیا مخلوق مین تو عظمت پروردگار کا جل جلالہ سے پروردگار اونکی نورونکو پاک پشتون اور پاکیزہ رحمون
مین امانت رکہتا ہی کہ فرشتہ ہای خدا اونکی حفاظت کرتے ہین اور پرورش کرتا ہی اونکی اپنی حکمت سے اور غذا دیتا ہے
اونکو ساتہہ علم اپنے کے تو امر انکا جلیل تر ہی اس سے کہ وصف کیا جاوے اور حالات اونکی دقیق تر ہین اس سے کہ جانے جاوین
یا تو جانے تحقیق وہ ستارے ہین بیچ زمین کے اور نشانیان ہین خدا کی بیچ خلقت اوسکی کے اور خلیفہ ہین اوسکی بندون کے
اور نور ہین مخلوق اوسکی بیچ شہرون اوسکی کے اور حجتین ہین اوسکی اوپر خلقت اوسکی کے ای جابر رض یہہ بات گنجینہ علم
اور خزانہ علم الہی سے ہے اسکو پوشیدہ رکہہ مگر اسکی اہل سے یعنے جو اہل اسکا ہو اوس سے کہہ اور نا اہل سے کہنا نہیں
چاہیے بہی احادیث صحیحہ سے واضح ہے کہ ائمہ مثل سائر ناس جائے مخصوص معہودہ مشہورہ سے نہین پیدا ہوتے بلکہ ماکے
ران سے پیدا ہوتے ہین اور خون آلودہ نہین پیدا ہوتے ختنہ کئے ہوے ناف بریدہ پاک صاف پیدا ہوتے ہین کلمہ پڑہتے ہوے

ہوے اور بہت باتین ہین کہ اپنی جگہ پر مذکور ہین تصدیق رسول علیہ السلام کہ اہل سے کہنا چاہیے نہ نااہل سے یعنے نااہل یا جھوٹ بتلاویگا یا احمق کافر بتلاویگا بیان کرنیوالیکو سو پہلا دشمن احمق دوسرا بسبب احمق کے بسبب حمق انکے تکذیب کو مستعد ہوگا خاصان خدا کی اور چاہ ہلاکت مین پڑیگا کیونکہ بہتیرے عوام شیعہ بلکہ بعضے پڑے لکہے دہاتین یا عامی طبع بہی اس قسم کے ہوتے ہین کہ مطلوب کو نہین پونہچتے اور تکذیب علماے کبار پر مستعد ہوتے ہین اور عوام کو ضلالت مین ڈالتے ہین اور جو مدارج و فضایل ایمہ اپنی سمجہہ مین نہین سماتے اونسے انکار کرجاتے ہین چنانچہ ابو الطفیل کو جناب امیر نے بعد فہمایش حال رجعت وغیرہ مراتب نکات تاویل و تفسیر کی جو نصیحت فرمائی مختصر اً بتائید مصرحہ ہدایۃ لکہا جاتا ہے فرمایا جناب مولی نے کہ ای ابو الطفیل بخدا سوگند کہ اگر عوام شیعون ہمارے انکو جو کہ اقرار ہمارے اطاعت کا کرتے ہین اور مجہی امیر المومنین کہتے ہین اور جہاد ہمارے مخالفین کا حلال جانتے ہین میرے پاس تولاد اور بیان کرون تاویل آیات کہ قرآن مین حق تعالے نے فرمایا ہی اور اپنے پیغمبر مقبول کو بہیجا ہے تو یہہ شیعہ متفرق ہوجاوین مگر تہوڑے سے اہل حق البتہ باقی رہین اور فرمایا کہ بے شک مشکل امر ہے اور اذعان و ایقان ہمارے احادیث پر امر دشوار ہے اسکو نہین جانتے اور نہین پہچانتے مگر فرشتگان مقرب اور پیغمبران مرسل یا وہ بندہ مومن خاص کہ حق تعالے نے امتحان کیا ہی اوسکا ای ابو الطفیل جب پیغمبر خدا صلعم دنیا سے تشریف لیگئی تو لوگ مرتد ہوگئی اور گمراہی مین پڑگئے مگر وہی باقی رہے ایمان پر جنکو ہم اہلبیت کی برکت سے حق تعالے نے نگاہ رکہا غرض جنکو ہدایت ایزدی اور عقل کامل پروردگار نے عنایت کی ہی وہ ائمہ کے ارشاد کو حق جانتے ہین اور سمجہتے ہین اور اونکی فضایل و خصایص مخصوصی کو زیادہ تر باعث وثوق اعتقاد وحدانیت خالق وحدہ لاشریک سمجہتے ہین الحاصل کہ پروردگار وحدہ لاشریک بے مثل و بے ہمتا کہی فرشتہ یا پیر پیغمبر انبیا اولیا امام وصی کو صفات مختصہ پروردگار مین ہرگز شریک و شبیہ کرنا یا کہنا یا جاننا نہین چاہیے سب کو مخلوق جاننا چاہیے یہہ مخلوق مشبک مین لیکن یہہ مخلوق خاص و مرتاض و افضل تمام مخلوقات سے ہین حتی کہ فرشتون سے افضل ہین نہ یہ کہ مثل سائر اناس مخلوق کہتے بلکہ انکا قیاس اور وں پر نہین چاہیے یہہ وہ ہین کہ انکی لئے زمین و آسمان بنایا گیا انسے فرشتون نے تسبیح و تہلیل سیکہی تعلیم پائی غرض چہ نسبت خاک را با عالم پاک غرض نہ افراط چاہیے نہ تفریط یعنے نہ غلو اور زیادتی کہ صفات مخصوصہ خالق مین معاذ اللہ شریک کرنا اور نہ کمی اور قصور انکے باب مین چاہیے باقی حال مفصل

اعتقاد درباب انبیا و ائمہ باب ہے ابعدہ مین انشاءاللہ بیان ہوگا بقدر ضرورت اسمقام کے بیان اسیقدر
پر اکتفا ہے بالجملہ انبیا اور اوصیا خصوصاً آل عبا اور ائمہ ہدی سب مخلوق اور بندہ ہین پروردگار خالق
بے ہمتا لاشریک و بے شبیہ کے اوسکی صفات مختصہ و ربوبیت مین کسیکو اونکے ہرگز شریک اور شبیہ اور برابر کرنا
نہین چاہتے کفر ہے اور نہ انہین کسی اور مخلوقات کی مساوی جاننا چاہیے اگرچہ اکثر صفات و اسما انکی اور
عام رعایا کے مثل بفسر انصدر مشترک ہین لیکن جو انکو بوجہ کمال ہے رعایا کو نہین یہہ مخلوق ہین لیکن نہ
مثل اور مخلوق کے کما صح **ف** بعضے کم مایہ کم فہم نام کے مدعی پایہ علم جو اکثر قصاید اور مناقب مین تصنیفات
علماے دین حقہ کے بعض بعض بضامین و الفاظ سے متوحش ہوتے ہین تو بسبب[۴] کم مایگی اور بے دیانتی کے کیونکہ جب
قرآن مین احادیث مین تاویل ہے تو کون چیز مانع ہی ایسے تاویل کے ایسے مقاموںمین چنانچہ مثلاً ملا کاشی
علیہ الرحمہ کا ہفت بند ہی کہ اکثر اشعار اوسمین حد اعتدال سے ظاہر مین باہر معلوم ہوتے ہین تو بعضے کم مایہ کذا بہ یا بی محا
ملا مرحوم کو معاذ اللہ کافر کہہ اوٹھتے ہین البتہ بعض بعض اشعار ایسے ہین کہ اگر ماول ہوویں تو قائل
او معتقد اوسکا دایرہ ایمان سے خارج ہے لیکن جب تاویل ممکن ہے تو پہر دایرہ ایمان سے خارج کہہ اوٹہنا
اپنی پاؤن خود دایرہ ایمان سے باہر جانا ہی اور دایرہ ہلاکت مین پڑنا چنانچہ ہفت بند مین وہ ایک جگہ جناب امیر
کی شان مین کہتا ہی گر بدے بالاتر از عرش برین جا دگر گفتمے کا نجاست جایت یا امیر المومنین تو خیال کیا چاہیے
کہ احادیث کثیر فریقین سے ہویدا ہے کہ نام مبارک آپکا بمعیت خدا و رسول ساق عرش پر لکہا ہی تو اول
تو یہہ تاویل ممکن ہے کہ مراد قایل یہ ہے کہ اگر عرش سے بلند اور جگہ ہوتی تو چونکہ ساق عرش پر تو تمہارے
نام کی جگہ بعنایت پروردگار کے ہی تو اگر کوئی جگہ اوس سے بلند ہوتی تو اوس جگہ بہی تمہارے نام کی جگہ
عنایت پروردگار سے ہوتے دوسرے ایک حدیث آغا امام رضا سے ہی کہ پیغمبر خدا نے شب معراج کو دیکھا
کہ عرش پر ایک صورت ہے مثل جناب امیر کے تلوار ہاتہہ مین اوسیطرح ہے جیسے حضرت لڑائی مین ہوتے
تہے سو آپنے بارگاہ پروردگار مین عرض استفسار حال کیا تو ندا آئی کہ ای پیغمبر فرشتگان حاملان عرش نہایت
مشتاق رہتے ہین زیارت علی کے سو ہمنے اپنی قدرت کاملہ سے اوسکی صورت نور سے بیان خلق کی ہے
کہ یہہ سب زیارت کرین اور تسبیح و تہلیل کرین اور صلوۃ بہیجین اور تا قیامت اسکا ثواب واسطے اونکے

[۴] کم مایگی اور جہالت وغیرہ کے باوصف امکان تاویل و مجاز معتد بہ و مجاز غیر موہم تشبیہ و شرک مصنفون کو نسبت کفر اور غلو کی دی اوٹہتے ہین یہ خبر اونکی ہم

ہمارے خاص بندہ کے جاری رہے تو اس جا یہہ مراد بہی ہو سکتی ہے کہ اگر عرش سے بلند اور
جگہ ہوتی تو وہان بہی آپ کی صورت مخلوقہ نور کے جگہ ہوتی جیسے کہ اوپر آیات مین رب سے مراد ثواب رب ہے اور
روح سے مراد روح مخلوق تو پہلی توجیہ مین بجا جابیت جانا مت اور دوسری مین جا صورت ماول ہو سکتا ہے یعنی بحذف مضاف
بمضاف الیہ کہ اسطرح حسن وجواز حذف مضاف ومضاف الیہ آیات ما ولہ مرقومہ الصدر سے اور کتب بلاغت
ومعانی سے بخوبی ظاہر ہے وقس علے ہذا ایک شعر ہے اسکا ای کہ فرمان قضا ہو تو فرمان شماست دو دور را
فلک دور زدودرا شماست تو فرمان قضا سے مراد فرمان محکمہ شرع ہووے کہ وہ منحصر اوپر فرمانے پیغمبر خدا اور فرمانے
اہلبیت کے بموجب حکم خدا ورسول کے ہے اور چونکہ احادیث کثیرہ فریقین سے واضح ہے کہ خلقت نور محمدی
اور جناب امیر ایک ہی جو نور کہ قبل تمام مخلوقات اور آسمان وزمین کے مخلوق ہوا تو صاف واضح ہے کہ کوئی دور
دورہ فلک سے ہو انکا دورہ تہا یعنی یہ موجود تہے واللہ اعلم بالصواب ظاہر حال تو یہہ تاویلین ظاہر مین اور زیادہ
اس سے اور بہی ہو سکتی ہین لیکن حزراً للطوالت اس جگہ صرف اسی قدر پر اکتفا ہوتا ہی تو اسلیئے لازم ہی کہ محض
اشعار پر اعتماد درباب اعتقاد نہین چاہیے تفحص اعتقادات خارج سے لازم ہے اسمین شک نہین کہ اگر ماول
نہو تو معتقد اوسکا دایرہ ایمان سے خارج ہو لیکن جبکہ تاویل معتدبہ ممکن ہے تو ایسے مومن کو کافر کہنا اوپر
مشعر ہے خود قایل کفر کی حماقت اور بے باکی کا مومنکو کافر کہدینا سہل نہین دین و دنیا مین ایسے بات سی منہ
کالا ہوتا ہی ایک ذرا سی بات مین آدمی کچہہ کا کچہہ ہو جاتا ہے بلکہ بہتیری تصنیفات مین عالم تقیہ کی بعض بعض علمائے
نامدار متدین کے بحسب مصالح اس قسم کے ہین کہ وہ ظاہر مین صاف مشعر مخالف دین حقہ ہین اور روایتین بعض جگہ
مرعی ہین لیکن علمائے متدین اور ماہرین ومحققین جو اونکی حقیقت جانتے ہین اور بوعث اور سبب اس عبارت کے
سمجہتے ہین تو عبارت تکفیر وتلعین مین ان حمقا کی طرح نہین کر اوٹہتے بلکہ بعض بعض احادیث ایمہ کے جو مقام
تقیہ کی ہین بعد تحقیق وتدقیق حقیقت حال اونکی واضح ہوتی ہی تو اونکی راویونکو خیانت کی نسبت نہین دیا اونہتے
کچہہ تعجب نہین کہ ہمارے عصر کے حمقائے کم مایہ مصرحہ صدر اون سد یتونکو دیکہین تو کیا جانے کیا کچہہ کالا منہ اپنا کرین
اللہم اہد قومنا الجاہلین غرض جاننا چاہیے کہ غالی اور صوفیہ وغیرہ فرق ضالہ وباطلہ
کوئی ہو خواہ سبائیہ خواہ نصیریہ خواہ باطنیہ خواہ مفوضہ خواہ غیر اونکے جتنے مخالف مراتب مصرحہ اعتقاد

یہ اشعار [illegible] فی بعض النسخ منہ

مغسرہ کے ہین کفر مین مبتلا ہین اور کسی مومن معتقد عقاید اثنا عشریہ غیر منکر ضروریات دین کو کسی ایک لقب
فرقۂ ضالہ کفرہ کی ساتھہ پکارنا ایسا ہے جیسے کافر کہا مومن کو سو اگر من حیث الایمان کافر کہا تو قایل خود دایرۂ ایمان سے
باہر ہے اور جو نزاع و نفسانیت معاملات دنیاوی سے کہا تو فاسق ہے بعضے علمائے مدعیان اخبار بلکہ ہاتین کم مایہ
مدعیان اصول مین بہی باوصف ادعائے تقلید اور زلہ خوارئے خوان نعمائے حضرت مجتہد الزمان دام ظلہ جناب شیخ بہائی اور
قاضی صاحب یعنے قاضی نور اللہ شوستری نور اللہ مرقدہما پر بہی تہمت تصوف کی اور بدعقیدگی کی لگاتی مین لیکن
یہہ محض جہالت یا تجاہل ہے اونکا بسبب نفسانیت کے خود علمائے کمل اور محدثین اکمل اخباریونمین سے تو شیخ اکمل حر عاملی کتاب
اثنا عشریہ فی الرد علی الصوفیہ مین برأت شیخ علیہ الرحمہ کی تصریح لکہتے ہین اوسے تو اخباری صاحب اپنی خبر لین اوسمین
دیکہین اور جناب مجتہد العصر دام برکاتہ جو آپنی بعضی تصنیفات مین ارشاد فرماتے ہین کہ شیخ اور قاضی صاحب البتہ بسبب
بعضے اوہام کے حسن ظن اور استیناس اس گروہ سے رکہتے تہے لیکن اس سے فساد اعتقاد انکا نہین لازم آتا آیا نہین
دیکہا کہ قاضی صاحب دربارۂ محی الدین عربی فرماتے ہین کہ اوسکا جو قول ہے کہ سبحان الذی
اظہر الاشیاء وہو عینہا اسمین تصحیف ہوگئی ہے یعنے نقطہ نمین کا تو نسے خطا ہوگئی ہے بلکہ اصل
وہو غیبہا ہے تو اگر قاضی صاحب معاذ اللہ معتقد وحدت وجود ہوتے تو کلام ابن عربی کو نسبت تصحیف کیون
قرار دیتے اور اصلاح کیون کرتے تو اس جگہ سے واضح ہے کہ بسبب بعض وجوہ کے انکو سوء اعتقاد پر اوسکی اور
اوسکی امثال کی اطلاع نہین تہی اور اونسے حسن ظن رکہتے تہے اور اونکی کلمات کو بتاویلات صحیحہ تاول سمجہتے تہے اگرچہ
یہہ غلطی اونکا فاسد ہونا یہہ کہ عقیدۂ فاسدہ مین اونکی شریک ہو وین انتہی محصل کلام مجتہد نامدار زمانہ دام
برکاتہ اسی وہ مدعی صاحب دیکہین جو دعوی رکہتے ہین تقلید کا اور پہر قلادۂ نافرمانی اکابر و علمائے نحلہ علی الخصوص
قلادۂ نافرمانی مجتہد العصر دام برکاتہ گردن مین **ف** چونکہ کتاب مجالس المومنین جناب قاضی صاحب مین اکثر
وہ لوگ مندرج ہین جو فرقۂ صوفیہ مین مشہور ہین اور بہی بعض بعض اونکی مدایح بہی پائے جاتے ہین جو عند العامہ
عوام اونہین مین شہرت رکہتی ہین تو بعضے بے بصیرت اور کم مایہ مدعیان علم کو سوء ظن از لمن الملک باوصف دعوئے تقلید
جناب مجتہد العصر والزمان حضرت قاضی صاحب کو معاذ اللہ تہمت اسارت عقیدہ اور استیناس و مودت با فرق باطلہ
صوفیہ و دیگر اونکے اور اونکے مداحین کے حق مین کلمات ناسزا اور ناروا سے پیش آتے ہین او قاضی صاحب وہ

وہ قاضی صاحب مقبولِ ربانی جنکے نامِ نامی کو جنابِ غفران مآب اساس الاصول میں باین لقب یاد فرماتے ہیں کہ

السیّد السند الشہید الثالث مولینا سیّد نور اللہ شوستری

نور اللہ مرقدہ اور ارشادِ جنابِ مجتہد العصر حی دام ظلہ جو کہ ابہی نقل ہوا ظاہر ہے سو اون قاضی صاحب ممدوح اور انکی مداحینِ ابرار کے حق میں جسارتِ کذائیہ نتیجہ ہی صرف عدمِ بصیرت و بصارت کا اور اثر ہے کم مائگی و جہالت کا یاد رہے کہ جناب قاضی صاحب کے ظہورِ محاسنِ عقاید اور اونکی مداحین کے لئے اول تو ارشادِ ہدایت بنیاد اور کلام واجب الاحترام مجتہدین ذوی الاکرام ماضی و حال واسطے تابعینِ تقلیدِ مجتہد حی دام برکاتہ کے کافی او رشافی ہی دوسرے تہوڑا سا ماہر اور ناظر تصانیفِ قاضی صاحب اور اونکی متاخرین کا غور کر سکتا ہے کہ محامد مساعیِ جمیلہ قاضی صاحب اونکی تصانیفِ کثیرہ سے کس قدر اظہر من الشمس ہیں اور ابین من الامس ظاہر ہے کہ بمقابلۂ مخالفین کتنی مجاہدات قلبی و لسانیکو کام فرمایا ہے اور صغیر و کبیر علمائے مابعد اونکی اونسے بہرہ مند ہیں کہ نفس الامر میں اگر غور کیجے تو حقِ عظیم اس بزرگِ مغفور پیرو درکا خواص و عوام تمام مومنین اور علمائے مدوحینِ فرقۂ ناجیہ کے سر و دوش پابلکہ سر و چشم پر ثابت ہے کہیں تو بجا ہے توضیح ہر چند ارشادِ ہدایت بنیاد جنابِ غفران مآب اور جنابِ مولانا مجتہد زمانا جو کہ اوپر ذکر ہوا بنحوائے مضمون نزاکت مشحونِ مصرع در خانہ اگر کس است یک حرف بس است: عقلائے ذوی الافہام مدرِ خواصِ عالیمقام کے لئے کافی و وافی ہے لیکن نظر بر مزید توضیح اور تصریح تا تفہیم عوام تمام کم فہم و کم مایون کے بہ تمسک و تائید ارشادِ ہدایت بنیاد مرقومۃ الصدر یہہ ہیچمیز ایک اور تقریر بطرزِ مصرح سے لکہتا ہی توضیح مرام اس مقام میں یہہ ہی کہ اگر کوئی عقیل و فہیم صاحبِ طبعِ سلیم و مستقیم ماہر اخبار و آثار ائمہ ہدیٰ و واقف تاریخ فصحاء و بلغاء سلف عنوان و دیباچہ اور لمعان سبب تالیف کو اوس کتاب کی ادنی غور و تامل سے بہی ملاحظہ کرتا ہی تو تمام اوہام خرافات ایسے مدعیانِ واہی طینت کے لغو و بہتان اوہن من نسج العنکبوت ظاہر ہو جاتے ہیں اول تو وہ مدعی صاحب اودھن ازراہِ صدق و عدل کے غرض و غایت و مبادیِ تالیف آنکہیں کہولکر دیکہیں اور جو نہیں دیکہہ سکتے تو کسے عالم و ماہر سے استفادہ کریں تب واضح ہو کہ غرض و غایت اور مناط و مآلِ تالیف اوسکا اونکو کیا ہے اور ظاہر ہو کہ کس مقام کہ کن لوگونکو کس کس حیثیت سے درج کیا ہی بہتیرے ایسے ہیں کہ اول مومن تہے پہر مرتد ہوئے خواہ بطمعِ جاہ و مملکت خواہ بطمعِ زر خواہ کسے اور وجہہ سے اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اول صاحبِ ایمان کامل نہ تہی

انجام کو ایمان و اعتقاد حقہ اختیار کیا و قس علے ہذا اکثر جگہونکو اور شہرونکو صرف اس حیثیت سے لکہا ہی کہ زیادہ

لوگ وہان کے مذہب حقہ رکہتے تہے یا اعتقاد غصب و ضلالت غاصبین خلافت اور اقرار حقیت خلیفہ منصوص رکہتے تہی اور

لقب شیعہ رکہتے تہے گو کہ فرقہ حقہ ناجیہ اثنا عشریہ مین سے نہین تہے اور بہتیرے وہ لوگ کہ جو ایسے تہے تو غرض اور

مقصود اونکی اندراج سے توضیح مختارین لقب شیعہ مطلقا اور منکرین خلافت غاصبین و مقرین ضلالت اونکی کے ہے نہ مدح

توصیف اور اقرار خاتمہ اونکا مذہب حقہ پر ہان بعضے البتہ ونہین کے عند العوام ایسے مین جو بظاہر بلقب ضالہ شہرت

رکہتے ہین جنکے مدح و توصیف اور صحت عقیدہ اونکا البتہ طرز تحریر قاضی صاحب سے ظاہر ہے سو وہ بہی پائے جاتے ہین

جنکا خاتمہ بصحت اعتقاد فرقہ حقہ اثنا عشریہ بے شک قاضی صاحب پر ظاہر ہوگیا کہ بکیفیت قرار واقعی اور نداق کا منبع

یہہ بات ابتدا سے اخیر تک تمام کتاب دیکہنے سے اور اونکی اقوال مشعر اعتقادات اور اوراق سے دیکہنے سے ظاہر ہوتی ہے

وہ بھی ہدایت مضمون ارشادت مشحون ظنوا بالمؤمنین خیرا اور بارشاد ناطق حضرت ابو عبد اللہ صادق علیہ

علی آبائہ الف الاف التحیۃ والسلام التقیۃ فی کل ضرورۃ وصاحبہا اعلم بہا حین ینزل بہ

وغیرہا اشباہا اور بمفاد اسکی کہ افعال مسلمین محمول اور صحت کے خیال کرنے چاہیین اور پہر ایسا مومن مسلمان جسکی

مداح اور محاسن مساعی تصانیف کثیرہ سے حسب مفسرہ ظاہر اور تصحیح کلمات مصححہ سے واضح اور کیسا صاحب نظر اور ماہر

اور خبر خاتمہ جسکا امور و مذہب حقہ پر بفوز عظیم شہادت اور تابہ مجتہدین سلف و خلف جسکے مداح اور صحت عقیدہ

کے قایل اور تعظیم القاب کے مایل تو یہہ تہمت کنندہ مدعی صاحب اسارت عقیدہ یہہ کیون نہین خیال کرتے کہ ایسا

شخص صاحب ورع و تقی ممدوح و مسلم نائبان ایمہ ہدی صاحب نظر ماہر خبیر صاحب مصلحت باخبرت و بابصیرت

بصارت جو لکہتا ہی عین مصلحت وقت و صواب اور مستحق اجر و ثواب ہے تیسرے غایت الامر یہہ کہ خطا فی تحقیق الحالات

بہی اگر خیال کیجاوے تو بالفرض اسکی بہی بلکہ باوصف فساد ظنہ کے ایسے باب مین نسبت دینی فساد اسارت عقیدہ کے

ایسے شخص کے لئے نہین چاہیے اس تہمت کنندہ اور ایسے صاحب جسارت و بیباکی کو لازم ہی کہ کتاب پرکہو نہین تو

کوئی وقت اہل علم کے صحبت مین رہی علمائے و اساتذہ کی خدمت گذاری کرے بدظنی سے توبہ و احتراز کرے تب

معلوم ہووے کہ ایسے شخصون کے لئے کونسے خطا مین معذور ہی کونسے مین گناہ کونسے مین ثواب اور کہان خطا اور

عدم خطا برابر ہے یا در ہے کہ توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد اور مانند اسکی جو اصول اعتقاد مین اسمین فرض ہے

فرض خطا بہی

البتہ خطا معذور نہین اور مخطی آثم ہے اور باقی مسایلِ اجتہادیہِ فروعیہ حتی کہ مثلِ فرع اب و علمِ اہلبیت
بعض بعض آیاتِ قرآنی اور بعضی خصوصیاتِ رجعت وغیرہا اس قسم کے امور مین تو خطا معذور ہی کما اشار بہ و ادعی
الیہ مولانا و معتمدنا جناب حضرت غفران مآب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ فی تصنیفاتہ من الاصول کہ اگر کوئی دیکھی تو
بخوبی منکشف ہو کہ اجلائے علما وکبرائے اخیار ایسے جگہہ اختلاف کرتے ہین چونکہ بسیط وتفصیل ایسے باتونکی اس جگہہ غیر
محل ہے سو بیان اشارۃً اتنا کافی ہے کہ عقیل وفہیم غور کرے کہ جب اوس جگہہ مخطی معذور ہے اور معاذ اللہ
اسارتِ عقیدہ کی تو کیا نسبت تو بالفرض والتقدیر چند اشخاص کے تحقیق حالاتِ مذہب وعقیدہ پر بفرضِ خطا فساد
واساءتِ عقیدہ کی نسبت دینی محض جہالت اور فضیحت اپنی ظاہر کرنے ہی یا نہین علاوہ اسکی ایک اور تقریر سے
ہم کہتے ہین مومنِ باصفا و با دیانت کو محلِ احتمال ہو سکتا ہی کہ وہ وہ اکبر مشہور صوفی جنہوں نے ایک زمانہ اور عمر
ضلالت مین گذاری اور گوسالہ پرستی اور اتباعِ صنمی قریش مین سالہا سال رہے اور اسی سبب سے وہ اوسی نام
لوگونکی زبان پر شہرت رکہتی رہے ہین یا تقیہ اوس نام سے سوا اونکے بہی مشہور رہے ہین اور اگرچہ اقوال اور مصنفات اونکے
زمانۂ ضلالت کے یا تقیہ کے دال بہی ضلالتِ عقیدہ پر ہین لیکن اخیر زمانہ مین قریب خاتمہ وہ تایب یا مظہر ہو گئے
اور عقیدۂ صحیحۂ حقہ اثنا عشریہ کو اختیار کر گئے یا مظہر ہو گئے اور قاضی صاحب کو اونکی صحتِ عقیدہ اور حقیقت اصل
پر اطلاع وخبر ہو گئی ہو اور اونکی وہ اقوال وحالِ اعتقادات اس وقت واختیار یا اظہار مذہبِ حقہ کی قاضی صاحب کو
پوہنچی جو کہ اِن مدعی صاحب جیسے بیچارونکی نظر سے بلکہ کان تک بہی نہین گذرے کہ وہ مقولات اونکی اخیر زمانہ کے
مشعرِ اعتقاد و اقرار اور اظہار ولایتِ اہلبیت طہارت ائمہ اثنا عشر اور براءت اعدائے دین وغاصبینِ خلافت کے
اور اختیارِ مذہبِ حقہ ناجیہ کے ہین بالجملہ خاتمہ اونکا باختیار وقبول اور اظہار مذہبِ حقہ کے ہوا تب بسبب ثبوت
تحقق اختیار واظہارِ مذہب حقہ اونکی نہ بحیثیتِ مخالفتِ مذہبِ حقہ بے شک قاضی صاحب نے بمدح وتوصیف یاد کیا
کیونکہ بہتیرے کفار زمانۂ پیغمبر خدا مین ہیٔے کہ ایک زمانہ عمر کفر مین گذارا اور انجام کو مشرف باسلام ہوئے اور خاتمہ ہے
بایمان ہوا اور بہتیرے عمر بکر منافقین صحابہ مین ایسے تہے کہ ایک زمانہ اسلامِ ظاہری مین گذارا اور لوگ اونہین
مومن مسلمان جانتے تہے اور اسے لقب سے لوگونکی زبانون پر شہرت رکہتے تہے لیکن انجام کو مرتد دایرۂ ایمان سے
خارج ہو کر نے النار والسقر ہوئے اور بہتیرے طالحین وناکثین بعد وفات سرورِ کائنات خلفائے غاصبین کے ہمراہ ہو گئے

اور خلیفہ منصوص کی اعانت اور نصرت نہ کی اور بعضے اونمین کے بہی تایب ہوکر راجع جنگ جمل و صفین مین خلیفہ
برحق کے نصرت مین درجۂ رفیعۂ شہادت کو فایز ہوے چنانچہ ماہرین مرشدین اتباع باب مدینۃ العلم و الیقین پر ظاہر ہے حالات
روز سقیفہ اور زمانۂ غاصبین اور احیان جنگ جمل و صفین اور ناظرین کتب رجال و رُوات اہلبیت طاہرین
کے بمعاینۂ حالات طلحہ و زبیر و عمر و بکر و غیرہم مرتدین اور اصحاب و تابعین اجمعین و تابعین مثل ابن تیہان
الانصاری اور بریدہ بن حصین سلمی اور خزیمہ بن ثابت اور عثمان بن حنیف الانصاری وغیرہم خوب جانتے ہیں
اور بہتیرے ایمہ کی زمانہ مین اول اعتقاد باطلہ رکہتے تہے حتی کہ بعضے جسمیت خدا کی معاذ اللہ قایل تہے لیکن بعد حضور در
ازمنہ و ایام کے حضور ایام مین ہدایت پاکر تارک عقاید باطلہ ہوے اور اقوال زمانۂ بطالت کی بہی اونکی ہین اور زمانۂ ہدایت اور قرب
خاتمہ کے بہی کہ کتب مبسوطہ مین یہہ تمام حالات موجود ہین تو اعتماد زمانۂ اخیر کے اقرار کا ہی نہ اول کا چنانچہ حالات
ابو خالد کابلی اور ہشام وغیرہما اصحاب ایمہ کے دیکہنے سے سمجہہ بوجہہ اور کیفیت ان باتونکی حاصل ہوسکتی ہی اور صاحب
ذہن سلیم اور طبع مستقیم ذوق و حظ اوٹہا سکتا ہے کہ جب ایسے لوگونکی لئے یہہ باتین پیش آئین تو قاضی صاحب کے
کسی ممدوح کی لئے ایسا احتمال ممنوع و محذور عند العقل و النقل نہین ہوسکتا و اذا قام الاحتمال بطل الاستدلال
ایسے مدعی صاحبکو لازم ہے کہ کتب مبسوطہ علما سلف و خلف مذہب حقہ علی الخصوص تصانیف ہدایت اشتمال مجتہدین
ماضی و حال کو اول بغور و تامل دیکہین اور استعداد نہین تو اہل استعداد سے مستفید ہون اور تلاوت قرآن
اور بضبط صلوۃ و زکوۃ اور درود نامحدود سرور کائنات و آل طاہرہ سینہ کو کینہ مومنین سے صاف کرین اور
قلادۂ اتباع اساتذہ و مجتہد عصر دام برکاتہ زیب گردن کرین تب لب بتقلید کہولین اور زبان بہ لعن و طعن علما نامدار اور
اعاظم و اکابر کے نہ ہلا دین ورنہ عبث اپنی زبان سے فضیحت ہوتا ہے اور اپنی پاؤن چاہ ضلالت و ہلاکت مین
پڑتا اور عند اللہ و عند الناس مخذول و رسوا ہوتا ہے **تنبیہ** اگر کوئی مخالف یا مدعی مذکور جیسا مولف
مکابر باعوجاج طبع یہہ خیال کرے کہ غاصبین خلافت اور سلاطین جابرہ و جائرین پر بہی یہی احتمال ہوسکتا ہی
کہ بعد توبہ و انابت باختیار و اقرار ولایت اہلبیت طہارت بخیر خاتمہ اس جہان سے گئے سو یہہ قیاس اوسکا محض مکابرہ
اور قیاس مع الفارق اور طمع خام اور خیال باطل ہے کیونکہ حب بالاتفاق سب جگہ سے یہہ بات کالشمس فی وسط النہار
بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ خلفا غاصبین و مرتدین جتنے فی النار ہوے ہین اپنے جیسے ہم کیشونکو یا اپنی زندگی مین

مین خلیفہ بنا گئی یا خلافت کو شوریٰ مین ڈال گئے یا یونہین چھوڑ گئے غرض کسیکو اہلبیت علیہم مین سے خلافت نہین سونپ گئے اور نہ اقرار وصایت و خلافت اہلبیت علیہم ظاہر کیا تو پھر اونکے لئے احتمال توبہ کا ضلالت و غصب خلافت سے اور گمانِ اقرار و اختیارِ طریقۂ مذہبِ حقۂ اثناعشریہ یعنی چہ کیونکہ خود کتبِ مخالفین و موافقین سے کہ اپنی جگہ بتفصیل مبین ہے [illegible]

اس اظہار اور ظہورِ معجزہ مرقومہ سے زیادہ تر پایۂ ثبوت کو پہنچی یعنے ضعفا عوام بلکہ عام خاص عالمی زیادہ تر مستحکم اس سے ہوے نہ یہ کہ معاذ اللہ درحقیقت امام سے منازعت امامت مین سچ کرتے تہے مولف کہتا ہے کہ ماہرینِ باخبر و بصیرت سب جانتے ہین کہ بالفرض والتقدیر اگر انکار و منازعت مذکورۂ زمانِ نزاع و تکرار محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ و زمانہ کا سچ حقیقی بہی ہوتا تو بہم بہی بعد اظہار و اقرار انابت کی تکرار و نزاع مرقومہ سے اقرار زمانۂ اخیر کا اعتماد و اعتبار کیا ہے نہ کہ زمانہ اولی کا فافہم و تدبر منہ عفی عنہ

برابر رکہا کہ عقیل فہیم پر از بس ظاہر ہے کہ اگر وہ با ایمان مرتا تو قاتل مومن کو نفسِ رسول مقبول مولا مومنین ایسا عزیز کیونکر رکہتے و قس علی ہذا ابو ابوسفیان متقدے نومہب و سینانِ ہارب مولا کے مومنان کا حال از بنجا ہے روشن کار کہ اپنے بیٹے بدکردار نابکار شراب خوار کو اپنی زندگی مین کس کس فریب سے غاصب و ناصبِ تختِ خلافت بنا گیا و قس علی ہذا حالِ مادرانِ ماہ رویانِ مصنوعۃ القلب غیر ثابتان کہ انکی مخالفت اور خصومت اور لڑائی بہی ایک کی نوسے سیدالبشر رسول

اور خلیفہ منصوص کی اعانت اور نصرت نہ کی اور بعضی اونمین کے بہی تایب اور راجع جنگ جمل و صفین مین خلیفہ
برحق کی نصرت مین درجہ رفیعہ شہادت کو فایز ہوے چنانچہ ماہرین مرشدین اتباع باب مدینۃ العلم و الیقین ماہرین حالات
روز سقیفہ اور زمانہ غاصبین اور احیان جنگ جمل و صفین اور ناظرین کتب رجال و روات اہلبیت طاہرین

مکابر باعوجاج طبع یہہ خیال کرے کہ غاصبین خلافت اور سلاطین جابرہ و جائرین پر بہی یہی احتمال ہو سکتا ہی
کہ بعد توبہ و انابت باختیار و اقرار ولایت اہلبیت طہارت بخیر خاتمہ اس جہان سے گئے سو یہہ قیاس اوس مکابر محض کا
اور قیاس مع الفارق اور طمع خام اور خیال باطل ہے کیونکہ جب بالاتفاق سب جگہ سے یہہ بات کالشمس فی وسط النہار
بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ خلفا غاصبین و مرتدین جتنے فی النار ہوے ہین اپنے جیسے ہم کیشونکو یا اپنی زندگی مین

مین خلیفہ بنا گئے یا خلافت کو شوری مین ڈال گئے یا یونہین چھوڑ گئے غرض کسیکو اہلبیتؑ مین سے خلافت نہین
سونپ گئے اور نہ اقرار وصایت و خلافت اہلبیتؑ ظاہر کیا تو پھر اونکے لئے احتمال توبہ کا ضلالت و غصب خلافت سے اور
گمان اقرار و اختیار طریقہ مذہب حقہ اثنا عشریہ یعنی چہ کیونکہ خود کتب مخالفین و موافقین سے کہ اپنی جگہ بتفصیل مبین ہے
صاف ہویدا ہی کہ خلیفہ اول مخالفین اُس ثانی کو خلافت لکھ مرا جسنے کہ منع کیا تھا پیغمبرؐ کو لکھنے سے اور پھر خود بدیہہ ذات الشریف
چھہ آدمیون مین خلافت کو دایر کر گیا تاکہ نایرۂ جدال و قتال مشتعل ہو اور ہر ایک کو طمع خلافت کی شور و فساد پر آمادہ
کرے اور خصوصیت اہلبیت طاہرینؑ کی درباب خلافت لوگونکی دلونمین سے جاتی رہی غرض اہل شورے مین کثرت
رائے پر منحصر ہو گیا حتی کہ اس درجہ پر مخالفت جناب مولائے مومنین خلیفہ منصوص سے دم آخر تک ظاہر و آشکار چھوڑ گئے کہ کتب
فریقین سے اظہر من الشمس ہے یعنے صاف یہانتک کہہ گیا اور مقرر کر گیا کہ عبد الرحمن ابن عوف برادر خواندہ عثمان ملجا و ماوا
و سر کردہ خیر خواہان بنی امیہ جسطرف اپنی رائے شامل کرے وہ رائے المصطفا اور طرف غالب ہی اور جو کوئی اہل شورے مین سے
مخالفت حکم کرے رائے کثیرہ غالبہ کے جنین کہ جناب شاہ ولایت نفس خاتم الرسالتؐ سب کوئی جانتا ہی کہ موجود معدود تھے یعنے
اون چھون اصحاب شورے مین جناب مولائے مومنینؑ بھی مثل پانچ اور کے شریک کئی تھے تو گویا درحقیقت یہہ کہہ مرا
کہ نفس رسول مقبول خلیفہ منصوص زوج بتولؑ بھی مخالفت اوس حکم کے کرین تو معاذ اللہ مار ڈالو وقس علی ہذا
تیسرے صاحب کا حال از بس مشہور و ہویدا ہے کہ مرتے دم تک مخالفت اہلبیت طاہرہؑ کا دم مارتا رہا حتی کہ مولف و محب
اہلبیت طاہرہؑ تک کا یہانتک دشمن رہا کہ شہر مین رہنے کا روادار نہین تھا حال ابا ذر غفاریؓ مشہور آفاق ہے کہ
اسکی ہاتھون مجبور ہجرت کی اور انجام کو کس بیکسی سے غریب الوطنی مین ویرانہ مین غریب جان بحق ہوئے اور سوا انکی عمار
یاسر وغیرہ اور شیعیان اہلبیت رسالتؐ سے کیا کیا بدسلوکیان کین حتی کہ محمدؓ بن ابی بکر کو شیعیان خاص جناب مولائے مومنین سے تھے
اونکی حق مین کیا کیا غدر و مکر کئے جنہون نے آخر اوسی جہنم کو پونہچایا اور جناب مولائے مومنینؑ خلیفہ منصوص نے اونکو اپنی جان کے
برابر رکہا کہ عقیل فہیم پر از بس ظاہر ہے کہ اگر وہ باایمان مرتا تو قاتل مومن کو نفس رسول مقبولؐ مولائے مومنین ایسا
عزیز کیونکر رکہتے وقس علے ہذا ابو رابو سفیان مقتدائے مذہب و بانی محارب مولائے مومنان کا حال از بس ظاہر و آشکار ہی کہ
اپنے بیٹے بدکردار نابکار شراب خوار کو اپنی زندگی مین کس کس فریبون سے غاصب اور ناصب تخت خلافت بنا گیا وقس علے
ہذا حال مادران نامہربان مغضوبۃ القلب غیر تابعان کہ انکی مخالفت اور خصومت اور لڑائی بھی ایک کی نواسہ سید البشر رسولؐ

سے اور مایوسی اور ناامیدی رحمت الٰہی سمجھے کہ معاذ اللہ ہرگز شعار اہل ایمان کا نہین سب اونکی زبان مرگ کے اقوال سے ظاہر ہوا ہے غرض ہر ایک انمین کا تا دم مرگ یہی کہنا مرا کہ کاش ہم پتھر ہوتے کاش ہم درخت ہوتے کاش ہم خاک مٹی ہوتے کاش ہم لکڑے ہوتے غرض ہر ایک کا قول اسی قبیل سے مثل قول قائلین یا لیتنی کنت ترابا کے تہا اور اقرار خلافت و وصایت اہلبیت طاہرین سے اور اظہار حقیت مذہب اہلبیتؑ اور ترک طریقۂ ضلالت اور توبہ و انابت اور اختیار طریقۂ ہدایت کسی ایک کا انمین سے تا دم مرگ کہین سے خاصۃً یا عامۃً ہرگز نہین پایا جاتا نہ کوئی مقولہ انکا خواہ نظم خواہ نثر آجتک پایا گیا اور جو ہوا اور ہمارے نظر سے نہ گذرا ہو تو مخالف یا یہہ مولف جیو فرماوین لیکن جو کوئی اب کہیگا تو اوسکو اپنا مذہب مختار یا شعار مستحب بلکہ واجب چہوڑنا پڑیگا العاقل یکفیہ الاشارۃ تو پہر انکی لئے خیال رجوع بہ مذہب حقہ اور ظن خیر خاتمہ اور احتمال توبہ و انابت سراسر خیال خام بلکہ طمع خام اور خیال بلاؤ دیکانا ہے

ومن شاء مزید الاطلاع فلینظر الی کتب المبسوطات فی الاخبار والآثار

اور قاضی صاحب جنکو مومن بخیر خاتمہ ممدوح لکہتے ہین اونکی منقولات مشعر اعتقاد صحیحہ کے اور اقرار خلافت ائمہ اور سبّ ظالمین و غاصبین کے انجام کے مین پہر قاضی صاحب جیسے شخص کو معاذ اللہ اسائت عقیدہ کی نسبت دینی خبر دینی ہی محض اپنے حمق و نادانی اور حرکت جاہلانہ اور بدانجامی پر بالجملہ قاضی صاحب کا مدح کرنا اور نکا بہ تحقق اقرار و اختیار مذہب حقہ اونکی کے ہے نہ بحیثیت دیگر فافہموا و تدبروا قاضی صاحب نے اشاعت مذہب حقہ مین سر اور جہہ آخالصۃً للہ جو جو جانفشانیان اور عمر قربان کی ہین بہت تشکل ہین اونکی مداح بیاد اشر مرام امید اجر جزیل رکہہ سکتے ہین اجرہم علی اللہ و رسولہ و اہلبیتہ الطاہرین اللہم اغفرہم جمیعا ف مناسب اسی جگہ کے ہی حال جناب ملا محمد تقی علیہ الرحمہ والد ماجد جناب آخوند صاحب رحمہ اللہ سمی والد جدے دام ظلہ کا کہ ایسی ہی حضرات اونپر بہی گمان و اتہام تصوف کا کرتے ہین بسبب مخالفت ظاہر کیے کہ جو آخر رسالہ اعتقادیہ مین خود جناب آخوند صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہین خبردار پرہیز کرو اس سے کہ گمان کرے تو میرے والد علامہ نور اللہ ضریحہ کو کہ وہ خدانخواستہ فرقۂ ضالہ صوفیہ مین سے تہے یا اونکی مسلک و مذہب کا اعتقاد رکہتے تہے حاشا ثم حاشا یہہ بات کسطرح سے ہو وہ وحید عصر تہے اپنے زمانہ کے لوگونمین اور عالم اور عامل زاہد تہے اخبار اہلبیتؑ مین بلکہ طریقہ اونکا زہد و ورع تہا اور ایک زمانہ مین ابتداءً نام رکہتے تہے ساتہہ تصوف کے یعنی اپنی تئین صوفی کہتے تہے اسلئے کہ یہہ گروہ انکی طرف رغبت کرے اور توحش نہ پکڑے تا کہ باز رکہین اس گروہ کو اقوال

اقوال فاسدہ اور اعمال مبتدعہ سے اور بہتون نے محبت اور خواہش کی طرف حق کے بسبب اس محاذ کے جنسے کے لیکن
چونکہ ملا علیہ الرحمہ نے اخیر عمر مین دیکھا کہ یہہ مصلحت ضایع ہو گئی اور اعلام ضلال وطغیان ملبند ہو گئی اور لشکر سلطان
نے غلبہ پکڑا ہی یعنے دیکھا کہ اب اثر نہین اور جان لیا کہ صریح وہ لوگ دشمن ہین خدا کے تو تبرا کیا اونسے اور ملا علیہ الرحمہ
اونکی عقاید باطلہ مین اونکی تکفیر کرتے تھے اور خود اخوند صاحب فرماتے ہین کہ مین خوب طریقہ اونکا جانتا ہون اور
میرے پاس اس باب مین اونکی نوشتہ موجود ہین اور یہہ بے اخیر اوسکا کہ ارادہ کیا تہا مینے اسکی ایراد کا فقط
یہہ ہی تمام ترجمہ ارشاد جناب آخوند صاحب علیہ الرحمہ کا تنبیہ ف نفس الامر مین جو غور سے دیکھا جاوے تو تمام ایسے
مدعیون کے نسبت قاضی صاحب وغیرہ اور اونکی امثال واتباع اکابر شیعیان مخلصین باصفا کے ظہور اسوت واقتدا
ان بزرگون کے اپنے ائمہ ومقتدایان دین سے تصور کرنے چاہیے کیونکہ خاص انکی ائمہ کی لئی بہی اس قسم کے تقاب جائرین
وجابرین ملاعین منافقین زمان سے بہت پیش آئی ہین بلکہ باوصفیکہ وہ حضرات اون منافقین جاہ خواہ کی ہاتہون سے
کنارہ کش خانہ نشینی اور گوشہ گزینی مین بسر کرتے تہے لیکن انوار عظمت وجلال اور فضل وکمال اور لمعات عز وجاہ
حجت اللہی اور رشادت وہدایت بناہی ونکی باوجود انکی سعی کوشش اطفا اور مٹنے کے بمفوے مضمون ہدایت مشحون
آیہ یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُونَ
زمین سے آسمان تک روشن وآشکارہ ہوتے تہے تو وہ منافقین اور حاسدین جاہ خواہ بجان ودل تاؤ پیچ کہاتی تہے
اور جلتے تہے چنانچہ ایک نمونہ اوسکا حالات جناب آقا امام محمد باقر مین سے کہ زمان ہشام بن عبدالملک کا ہی کہ وہ سلاطین
جابرین ملاعین بنی امیہ سی تہا مناسب اس مقام کے ہو وہ شقی جسطرح ان حضرت سے پیش آیا ہر چند وہ قصہ طویل ہی لیکن
حقیر بقدر ضرورت ومناسب محل مختصر لکہدیتا ہی کہ باسناد معتبر واضح ہے کہ جب آوازہ فضل وکمال اور شہرت
عز وجلال امام باوصف گوشہ نشینی واعتکاف اوس حجت خدا کی اس ملعون کے کان مین پوہنچی اور جناب زید
بن حسن اور جعفر کذاب جیسے حضرات اینون نے بہی زمانہ عدم ہدایت اور اوقات بغاوت مین امام کی طرف سے
بدگوئیان اوس ملعون سے کین اور جہوٹ جہوٹ باتین زید مذکور نے لگائین تو وہ شقی نہایت سوخت وکباب
اور در پئے ایذا وعقاب امام کے رہتا تہا اور انواع واقسام کی اذیتین قید وحبس کے دیتا تہا لیکن جب قید
مین بہی قیدی مرید ومعتقد ہونے لگتے تو یہہ خبر سنکر یہہ شقی زیادہ جلتا اور قید سے باہر کرتا اور اور طرح کی

تکلیفین ظاہری و باطنی اور اذیتین قلبی و لسانی دیتا چنانچہ جمیع ائمہ کو انواع و اقسام کی جو جو تکلیفین ہر ہر قسم کے اور اس
قسم کے بہی پہونچتی رہی ہین اور انکی شیعیان و مومنین مخلصین کو باسوت و اقتدا انکی پیش آئی ہین کتب رجال آثار و اخبار دیکہنے سے ہویدا
ہوتی ہین غرض ان حضرتؑ کو جب قید سے رہا کرکے مدینہ منورہ کو روانہ کیا اور رستہ مین ایک سرگروہ علمای نصاری بعد قیل و قال
اور قایل ہونیکی حضرتؑ کے فیضان و برکت سے ایمان لایا تو یہہ شقی یہہ خبر سنکر زیادہ تر اور بہی سوخت و کباب ہوا اور کچہہ چلا تو یک جا بجا
شہرون مین بہیجی کہ لوگونکو اغوا کرین بلکہ خلیفۂ غاصب کے طرف سی بطریق حکم کے پہونچا دین کہ معاذ اللہ ان حضرتؑ اور انکی صاحبزادہ
حضرت ابو عبد اللہؑ نے توبہ توبہ مذہب نصاری اختیار کیا ہی جو کوئی شخص ان دونو پسران ابوترابؑ کی ہاتہہ کچہہ خرید بیچ کریگا یا انسے
سلام علیک کریگا یا انسے مصافحہ کریگا تو خون اسکا ہدر ہی یعنے قاتل اس شخص کا قصاص سے بری ہوگا خون اوسکا ہدر ہی پس شر چلا ہی چنانچہ
شہر مدین مین یک فی یہہ خبر پہونچائی تو جب حضرتؑ شہر کے دروازہ پر وارد ہوے لوگون نے یہہ خبر سنکر دروازہ بند کرلیا یہانتک
کہ گہانس و دانہ آپکے دواب کے لئی بہی آپ کی ہاتہہ نہ بیچا بلکہ معاذ اللہ سب و شتم پیش آئی اور شہر کے دروازہ کی اندر گہسنے نہ دیا اور
جناب باب مدینۃ العلم کے حق مین بہی معاذ اللہ کلمات ناسزا کہی بالجملہ انجام کو وہان بہی ایک معجزہ الیاسؑ ظاہر ہوا کہ جہان تاریک ہونی
لگا تب شہر کے سب لوگون نے منت معذرت کی عفو چاہا جب یہہ خبر ہشام بدانجام کو پہونچی تو اوسنے وہانکے پیر بزرگ کو جو اول ناصح سب کا
و باعث عفو چاہنی کے ہوا تہا شہید کر ڈالا اور انجام کو بعد و مکر امامؑ کو بہی بعد چند خلیفون زید مذکور کے زہر سے شہید کیا تو مومنین باصفا
خیال کرسکتی ہین کہ مخلصین مومنین ائمہ طاہرین و شیعیان خاص مولا مومنینؑ کو اس قسم کی باتین منافقین زمان انکے ہمگانو سے پیش آتی اور
اس قسم کے مکروہات پہونچتی ہین ظہور تبرا اسوت و اقتدای اپنے مقتدا اون کے بلکہ بمصداق مضمون صدق مشحون المؤمن بکم و تکفیر
کو بہی منافقین طینت کی کہیں عین تصدیق ایمان کامل تصور کرین نہین دیکہا کہ مومن الطاق رحمہ اللہ مومن خاص صاحب تابع امامین علیہما السلام کو
منافقین و مخالفین شیاطین طینت بلقب شیطان الطاق یاد کرتے تہے اور بہی زیاد و بن سمیہ اور اشعث بن قیس کندی لعنہما اللہ وغیرہما جیسے نمکحرام
از خاک بر داشتہ جناب مولا مومنینؑ خود انکی جناب مین اور انکی شیعیان مخلصین کے حق مین معہ اپنی ذریات و اتباع کے کسر کسر بدزبانی
اور بدانجامی ہمیشہ لگی رہی لیکن کیا انجام پایا او حشر کو ظاہر ہوگا کہ زیادہ تر کیا کچہہ پاوینگی — جناب مفتی صاحب وغیرہ اور
ہمارے جناب قاضی صاحب اتباع و معتقدان ائمہ معصومین مظلومین علیہم السلام اس اسوت و اقتدا کی حظ
و نصیب کو اپنی لئے کمال خوش نصیبی تصور کرین اور شکر پروردگار عالم بجان و دل بجا لا دین کہ
خاصان خدا ہمیشہ ایسی بلا مین مبتلا رہتی ہین اللہم اہد قومنا الجاہلین تم الاعتقاد الاول فی الذات و یلیہ الثانی
فی الصفات

صحت نامہ باب اول مجموعہ اعتقادات حسنہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	شہسوار بدر وحنین	یکہ تاز بدر وحنین
ایضاً	۷	خلفاء الہدات	خلفاء اللہ تعالے
ایضاً	۸	خادم الطلباء	خادم الطلبہ
ایضاً	۹	بثقلین — کل اشین	بالثقلین — کل شین
۳	۹	علت نفسانی	علت ہوائے نفسانی
ایضاً	۱۲	وغیرہا	وغیرہم
ایضاً	۲۱	انی تارکم	انی تارک
۵	۱۶	مصرحہ صدر	مصرح تصدر
۷	۸	لشی عجاب	لشیٔ عجاب
۱۰	۱۶	ہیچ میرز	ہیچ سیرز
۱۱	۲۱	وغیرہا	وغیرہم
۱۶	۵	صلوۃ کو رکن عبادت گردانا	صلوۃ کو واجبات عبادت سے گردانا
ایضاً	۶	ظاہر ہے کہ رکن عبادت	ظاہر ہے کہ کوئی واجب بلکہ رکن عبادت
۱۷	۹	احادیث	بعض بعض احادیث بلکہ اکثر
۲۶	۱۶	وغیرہا	وغیرہم
۳۵	حاشیہ	کہین پہلے معنے مراد ہوتے ہین کہین جو تہے، وغیرہا صادق	کہین پہلے معنے صادق ہوتے ہین کہین جو نہی درست ہین
۴۵	۱۶	سلفا	سلف
ایضاً	۱۷	اہون من نسیج العنکبوت	اوہن من نسیج العنکبوت
۴۹	۲۱	مضغۃ القلب	مضغۃ فی القلب